ارشاد باری تعالیٰ

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ

(سورۃ البقرہ: 287)

ترجمہ: اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس کیلئے ہے جو اس نے کمایا اور اس کا وبال بھی اسی پر ہے جو اس نے (بدی) کا اکتساب کیا۔ اے ہمارے ربّ ہمارا مواخذہ نہ کر، اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 67

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 47

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

13 ربیع الاوّل 1440 ہجری قمری • 22 نبوت 1397 ہجری شمسی • 22 نومبر 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 نومبر 2018 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اسکا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

پرہیز گار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ

حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے، حد سے زیادہ بد خلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے

حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لا پرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

پرہیز گار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بد خلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لا پرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا بد قسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلّی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بیبا کی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ مرے گا۔

اے عزیزو تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکی سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اَور آفات میں مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزریں گے خدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اُس کے ساتھ ہو جاتے ہیں سو خدا کی طرف آ جاؤ اور ہر ایک مخالفت اُس کی چھوڑ دو اور اُس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اُس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت☆ کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے۔

اے علماء اسلام میری تکذیب میں جلدی مت کرو کہ بہت اسرار ایسے ہوتے ہیں کہ انسان جلدی سے سمجھ نہیں سکتا۔ بات کو سن کر اسی وقت رد کرنے کے لئے تیار مت ہو جاؤ کہ یہ تقویٰ کا طریق نہیں ہے اگر تم میں بعض غلطیاں نہ ہوتیں اور اگر تم نے بعض احادیث کے اُلٹے معنی نہ سمجھے ہوتے تو مسیح موعود کا جو حَکَم ہے آنا ہی لغو تھا تم سے پہلے یہ عبرت کی جگہ موجود ہے کہ جس بات پر تم نے زور مارا ہے اور جس جگہ تم نے قدم رکھا ہے اُسی جگہ یہودیوں نے رکھا تھا یعنی جیسا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے منتظر ہو وہ بھی الیاس نبی کے دوبارہ آنے کے منتظر تھے اور کہتے تھے کہ مسیح تب آئے گا جب کہ پہلے الیاس نبی جو آسمان پر اُٹھایا گیا دوبارہ دنیا میں آ جائے گا اور جو شخص الیاس کے دوبارہ آنے سے پہلے مسیح ہونے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور وہ نہ صرف احادیث کی رو سے ایسا خیال رکھتے تھے بلکہ خدا کی کتاب کو جو صحیفہ ملاکی نبی ہے۔ اس ثبوت میں پیش کرتے تھے لیکن جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی نسبت یہودیوں کے موعود مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیا اور الیاس آسمان سے نہ اُترا جو اُس دعویٰ کی شرط تھی تو یہ تمام عقیدے یہودیوں کے باطل ثابت ہو گئے اور وہ جو یہودیوں کے خیال میں تھا کہ ایلیا نبی بجسمہ العنصری آسمان سے نازل ہوگا اُس کے آخر کار یہ معنے کھلے کہ الیاس کی خو اور طبیعت پر کوئی دوسرا شخص ظاہر ہو جائے گا اور یہ معنے حضرت عیسیٰ نے خود بیان فرمائے جن کو دوبارہ آسمان سے اُتار رہے ہو۔ پس تم کیوں ایسی جگہ ٹھوکر کھاتے ہو جس جگہ تم سے پہلے یہود ٹھوکر کھا چکے ہیں تمہارے ملک میں ہزارہا یہودی موجود ہیں تم ان کو پوچھ کر دیکھ لو کہ کیا یہود کا یہی اعتقاد نہیں جو اَب تم ظاہر کر رہے ہو پس وہ خدا جس نے عیسیٰ کی خاطر ایلیا نبی کو آسمان سے نہ اُتارا اور یہود کے سامنے اُس کو تاویلوں سے کام لینا پڑا وہ تمہاری خاطر کیونکر عیسیٰ کو اُتارے گا جس کو تم دوبارہ اُتارتے ہو اُسی کے فیصلہ سے تم منکر ہو اگر شک ہے تو کئی لاکھ عیسائی اس ملک میں موجود ہیں اور ان کی انجیل بھی موجود اُن سے دریافت کر لو کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یہی کہا تھا کہ ایلیا جو دوبارہ آنے والا تھا وہ یوحنّا ہی ہے یعنی یحییٰ۔ اور اتنی بات کہہ کر یہود کی پرانی امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ اگر اَب یہ ضروری ہے کہ عیسیٰ نبی ہی آسمان سے آوے تو اس صورت میں حضرت عیسیٰ سچا نبی نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ اگر آسمان سے واپس آنا سنّت اللہ میں داخل ہے تو الیاس نبی کیوں واپس نہ آیا اور کیوں اس جگہ یحییٰ کو الیاس ٹھہرا کر تاویل سے کام لیا گیا عقلمند کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 71 تا 73)

☆ جو شخص بنی نوع پر قوت غضبی کو بڑھاتا ہے وہ غضب سے ہی ہلاک کیا جاتا ہے اس لئے خدا نے سورۃ فاتحہ میں یہود کا نام مغضوب علیہم رکھا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ قیامت کو تو ہر ایک مجرم خدا کے غضب کا مزہ چکھے گا مگر جو ناحق دنیا میں غضب کرتا ہے وہ دنیا میں ہی الٰہی غضب کا مزہ چکھ لیتا ہے نصاریٰ سے یہودیوں کی نسبت دنیا میں غضب ظہور میں نہ آیا اس لئے سورۃ فاتحہ میں ان کا نام ضالین رکھا گیا ضالین کے لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہ گمراہ ہیں اور دوسرے معنی اس کے ہیں کہ کھوئے جائیں گے یہ میرے نزدیک ان کے لئے بشارت ہے کہ کسی وقت جھوٹے مذہب سے نجات پا کر اسلام میں کھوئے جائیں گے۔ اور رفتہ رفتہ مشرکانہ عقائد اور ناقص یا قابل شرم رسوم کو چھوڑتے چھوڑتے برنگ مسلمین موحدین ہو جائیں گے غرض الضالین کے لفظ میں جو سورۃ فاتحہ کے آخر میں ضلالت کے دوسرے معنوں کے لحاظ سے کہ ایک چیز کا دوسری چیز میں محو ہونا اور کھوئے جانا ہے عیسائیوں کی آئندہ مذہبی حالت کیلئے یہ ایک پیشگوئی ہے۔ منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اللہ تعالیٰ نے تو اپنے مہدی اور مسیح موعود کی جماعت کو اس دور میں نمونے بنا کر پیش کرنے کیلئے بنایا ہے اس لئے اس جماعت کے ساتھ وہی منسوب ہوں گے جن کی تقویٰ کی جڑیں مضبوط ہوں گی اور جو اس کوشش میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کریں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کریں

یہ نہ سمجھ لو کہ ہم نے نمازیں پڑھ لیں، روزے رکھ لئے، اجلاسوں میں، جلسوں میں، اجتماعوں میں شامل ہو گئے، ڈیوٹیاں دے دیں اور جماعت کا تھوڑا سا کام کرلیا تو ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات بجالانے والے ہو گئے، نہیں، بلکہ اس معاشرے میں رہتے ہوئے اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس کی کامل اطاعت کرو، اس کے کامل اطاعت گزار بننے کیلئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھو، ایک دوسرے کی خاطر قربانیاں بھی دینی پڑیں تو دو جب اس طرز پر اپنے عمل دکھا رہے ہوں گے تو تب ہی آپ تقویٰ پر چلنے والے سمجھے جائیں گے

صبر اور صلوٰۃ سے کام لینے، بدظنی، تجسّس اور غیبت سے بچنے، باہمی جھگڑوں سے احتراز اور صلح و صفائی کے ساتھ رہنے ایک دوسرے کی جان، مال اور عزتوں کی حفاظت کرنے، فخر و تکبر اور غرور سے بچنے، عہدوں کو پورا کرنے، قولِ سدید کو اختیار کرنے اور جھوٹ سے اجتناب وغیرہ معاشرتی امور سے متعلق قرآن مجید و احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے نہایت اہم نصائح

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ہر نصیحت پر جو جماعت کو کی جاتی ہے اس کو اپنے پر لاگو کرنے کے بجائے یہی کہتے ہیں کہ دیکھو جی بڑا اچھا خطبہ تھا یا بڑی اچھی بات کی فلاں کو اس کے مطابق اپنی اصلاح کرنی چاہئے اور اپنی طرف سے آنکھیں بند ہوتی ہیں، اپنی برائیوں کو دیکھ نہیں رہے ہوتے، تو یہ بھی تقویٰ سے ہٹی ہوئی باتیں ہیں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 30 رجولائی 2004ء بروز جمعۃ المبارک سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں افتتاحی خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتّقاء ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس شعر کا جب پہلا مصرعہ آپ نے کہا تو دوسرا مصرع اس طرح الہام ہوا کہ ''اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے۔'' (ماخوذ از ملفوظات، جلد 4، صفحہ 48، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ اے مسیح موعود کی جماعت تم جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ ہم نے زمانے کے امام کو مانا اور اسکے ہاتھ پر بیعت کی تو یاد رکھو تمہارے یہ دعوے تبھی سچے ثابت ہو سکتے ہیں جب تم اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو کیونکہ اگر تقویٰ نہیں تو تمہارے یہ دعوے کھوکھلے ہیں۔ جس دعویٰ کا تم اظہار کر رہے ہو کہ ہم نے مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اسکی بنیاد ہی نہیں ہے۔ تقویٰ کے بغیر تو تمہارا یہ درخت بغیر جڑوں کے ہے، ایسا درخت ہے جسکی جڑوں کو بیماریوں نے کھوکھلا کر دیا ہے اور نقصان پہنچایا ہے اور ہوا کا ایک ہلکا سا جھونکا بھی اس کو زمین پر گرا سکتا ہے۔ کیونکہ جن درختوں کی جڑیں کمزور ہوں جب ذرا سی تیز ہوا چلتی ہے تو بظاہر بڑے بڑے مضبوط تناور درخت نظر آتے ہیں لیکن زمین پر آ پڑتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے تو اپنے مہدی اور مسیح موعود کی جماعت کو اس دور میں نمونے بنا کر پیش کرنے کیلئے بنایا ہے اس لئے اس جماعت کے ساتھ وہی منسوب ہوں گے جنکی تقویٰ کی جڑیں مضبوط ہوں گی اور جو اس کوشش میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کریں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کریں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ ہمیں اس بارے میں تفصیلی احکامات فرمائے ہیں اور اکثریت ایسے احکامات کی ہے جو معاشرے میں ایک دوسرے کے جذبات کے خیال رکھنے اور حسن سلوک کے بارے میں ہیں اور فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھ لو کہ ہم نے نمازیں پڑھ لیں، روزے رکھ لئے، اجلاسوں میں، جلسوں میں، اجتماعوں میں شامل ہو گئے، ڈیوٹیاں دے دیں اور جماعت کا تھوڑا سا کام کرلیا تو ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات بجالانے والے ہو گئے۔ فرمایا نہیں بلکہ اس معاشرے میں رہتے ہوئے اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اسکی کامل اطاعت کرو۔ اسکے کامل اطاعت گزار بننے کیلئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھو۔ ایک دوسرے کی خاطر قربانیاں بھی دینی پڑیں تو دو۔ جب اس طرز پر اپنے عمل دکھا رہے ہوں گے تو تب ہی آپ تقویٰ پر چلنے والے سمجھے جائیں گے۔ تبھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ میرے احکامات پر عمل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تبھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ تمہارے تقویٰ کی جڑیں مضبوط ہیں اور تبھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ تم ان راستوں پر چل کر جو میری طرف لانے کے راستے ہیں، ان احکامات پر عمل کر کے جو میری طرف سے دیئے گئے ہیں تم اپنی زندگی سنوارنے کی کوشش کر رہے ہو اور اس مسیح موعود کی جماعت میں رہنے کے حقدار ہو۔

فرماتا ہے کہ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (الانعام:154) کہ یہ بھی تاکید کرتا ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اسکی پیروی کرو اور مختلف راہوں کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اس رستہ سے ہٹا دیں گی۔ یہ ہے وہ جسکی وہ تمہیں تاکیدی نصیحت کرتا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

تو جیسا کہ فرمایا کہ کیونکہ شیطان یا اس کے چیلے ہر وقت بہکاتے رہتے ہیں اس لئے میری پناہ میں رہتے ہوئے، میری مدد مانگتے ہوئے، میری عبادت بجالاؤ اور معاشرے میں ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کے جو مَیں نے راستے بتائے ہیں ان پر سختی سے عمل کرو۔ ورنہ لالچ، حرص، ہوس تمہارے دل میں پیدا کر کے شیطان تمہیں ورغلانے کی کوشش کرے گا۔

اس سے پہلی آیت میں بھی یہی حکم ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اسکی عبادت کرو اور معاشرے کے حق ادا کرو۔ انصاف کرو۔ ماپ تول پورا کرو۔ ہمیشہ حق اور انصاف کی بات کرو۔ یتیموں کا مال نہ کھاؤ وغیرہ۔ تو بہرحال فرمایا کہ یہ میرے راستے ہیں ان پر چل کر ہی مجھ تک پہنچ سکتے ہو اس لئے ہمیشہ کوشش کرو کہ ان پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرو اور اگر تم اس طرح کرو گے تو نہ صرف یہ کہ دوسروں کو فائدہ پہنچا رہے ہو گے بلکہ اپنے ماحول کو بھی خوشگوار بنا رہے ہو گے بلکہ اپنی ذات کیلئے بھی فائدہ حاصل کر رہے ہو گے۔

اب مَیں چند ایسے احکامات جو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا ذریعہ بنتے ہیں ان کا ذکر کرتا ہوں۔ فرمایا کہ مستقل مزاجی سے میرے آگے جھکے رہو گے تو میری رضا کو حاصل کرنے والے ہو گے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ۔ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ (البقرۃ:46) کہ صبر اور نماز کے ساتھ دعا کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔ تو یہاں فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہو گے اور اس سے مدد مانگتے رہو گے، اسکے عبادت گزار بندے بنو گے تو پھر ہی اسکی رضا حاصل کرنے والے کہلا سکتے ہو۔ لیکن یاد رکھو ان نیکیوں کو اختیار کرنے کیلئے جن میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی ہے اور معاشرے میں رہن سہن کے حق بھی ہیں تمہیں آزمائشوں سے بھی گزرنا ہوگا۔ معاشرے کی بعض لالچیں تمہیں نیکیاں کرنے سے روکے بھی رکھیں گی یا روکنے کی ترغیب دیں گی، لالچ دیں گی۔ لیکن اگر تم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے آگے بڑھتے رہے اور اللہ کے معاملہ میں بھی اور لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کے معاملے میں بھی عاجزی دکھاتے ہوئے چلتے رہے تو پھر تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی کا تمہارے ساتھ بدسلوکی کرنا تمہارے صبر کی حالت کو بے صبری کی حالت میں نہ بدل دے۔ تو یاد رکھو کہ اگر اس سوچ کے ساتھ زندگی گزارو گے تو جو نیکی بھی تم کرو گے چاہے وہ کسی بھی قسم کی نیکی ہو اللہ تعالیٰ اس کا ضرور اجر دے گا اور شرط وہی ہے کہ نیت نیک ہونی چاہئے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا بھی عجیب معاملہ ہے۔ اسکا ہر کام نیکی ہے اور یہ سوائے مومن کے کسی اَور کیلئے نہیں۔ اگر اسے آسائش پہنچے تو وہ شکر ادا کرتا ہے تو یہ اسکی نیکی ہو جاتی ہے اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کی نیکی شمار ہوتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب المؤمن امرہ کلہ خیر حدیث 7500)

پس خدا تعالیٰ کا ہم پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ جو اس کا تقویٰ اختیار کرنے والے ہیں ان کو بغیر انعام کے نہیں چھوڑتا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی ناپسندیدہ امر پر صبر میں یقیناً خیر کثیر پائی جاتی ہے۔ اور اللہ کی مدد و نصرت صبر کے ساتھ وابستہ ہے اور آسائش دکھ کے ساتھ اور یُسر عُسر کے ساتھ وابستہ ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد اوّل، صفحہ 784، حدیث 2804، مسند عبداللہ بن عباسؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس کس کی خواہش نہیں ہوتی کہ اسے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت حاصل ہو۔ احمدی تو خاص طور پر تڑپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر نظر کئے رکھتا ہے۔ تو فرمایا کہ بہت سارے معاملات تمہارے ساتھ دنیا میں ایسے ہو جاتے ہیں جن کی تمہیں تکلیف پہنچتی ہے۔ جب معاشرے کی طرف سے ایسی تکلیف کی حالت وارد کی جائے تو یاد رکھو کہ اگر تم نے صبر دکھایا تو اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے شامل حال ہو گی اور یہ صبر ہی ہے جو پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کو تمہارے قریب لانے والا ہوگا۔

ایک روایت میں آتا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ، تُو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تُو اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں پہچان، اللہ تعالیٰ تجھے تنگدستی میں پہچانے گا۔ اور سمجھ لے کہ جو تجھ سے چوک گیا اور تجھ تک نہیں پہنچا وہ تیرے نصیب میں نہیں۔ اور جو تجھے مل گیا ہے وہ تجھے ملے بغیر رہ نہیں سکتا تھا کیونکہ تقدیر کا لکھا یوں ہی تھا۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور خوشی بے چینی کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور ہر تنگی کے بعد یُسر اور آسانی ہے۔ (مستدرک للحاکم، جلد 6، صفحہ 2259 تا 2260، کتاب معرفۃ الصحابہؓ، حدیث 6304، مطبوعہ نزار مصطفی الباز مکۃ 2000ء)

پس احمدیوں کو کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

● ’’اللہ تعالیٰ نے بھی ادھار نہیں رکھا‘‘ ● حضرت امام مہدی علیہ السلام کو ماننے والا بڑی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بغیر کسی دنیاوی سبب کے اپنی راہ میں قربانی کی وجہ سے یہ برکت عطا فرمائی ● مجھے یہ تو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کا انتظام کر دے گا لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹے بھی گزرنے نہیں دے گا اور انتظام کر دے گا ● پہلے میں اس قسم کے واقعات سنا کرتا تھا اور سوچتا تھا کہ اللہ تعالیٰ واقعی اپنے بندوں سے ایسا سلوک کرتا ہے لیکن اب مجھے خود تجربہ ہو گیا ●ہمیں اس چھوٹے سے بچے کی اس ادا پر بڑا پیار آیا کہ چھوٹی سی عمر میں مالی قربانی کا کس قدر شوق ہے ● اس دفعہ میں اپنی جیب خرچ سے ادا نہیں کر سکا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آج کام کروں تا کہ جو رقم ملے اس سے چندہ ادا کروں ● یہی اخلاص اور اللہ تعالیٰ پر توکل اور اس کے وعدوں پر یقین ہے جو دوسروں کو بھی اسلام کی سچائی کے متعلق سوچنے پر مجبور کر رہا ہے

تحریکِ جدید کے چوراسیویں سال (2017ء-2018ء) کے دوران عالمگیر جماعت احمدیہ کو ایک کروڑ 27 لاکھ 93 ہزار پاؤنڈز سٹرلنگ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی توفیق ملی، الحمدللہ

عالمی طور پر جماعتوں کی پوزیشن کے لحاظ سے پاکستان نمبر ایک پر اور اس کے بعد جرمنی، برطانیہ اور امریکہ رہے

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے سوئٹزرلینڈ، افریقن ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا، شاملین میں اضافہ کے لحاظ سے افریقہ میں نائیجر جبکہ بڑی جماعتوں میں انڈونیشیا سرِ فہرست

مختلف پہلوؤں سے پاکستان، جرمنی، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، انڈیا اور آسٹریلیا کی مثالی قربانی کرنے والی جماعتوں کے جائزے

تحریکِ جدید کے پچاسیویں سال کے اعلان کے موقع پر دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا عہد نبھانے والے دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلصین جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 9/نومبر 2018ء بمطابق 9/نبوت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرۃ:262، 263)

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (البقرۃ:266)

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (البقرۃ:269)

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ (البقرۃ:273) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرۃ:275)

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں سورۃ بقرۃ کی آیات ہیں جن میں مال کی قربانی کا ذکر ہے اور قربانیوں کے حوالے سے تقریباً ایک تسلسل میں ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں یہاں بیان فرمایا ہے۔ ان کا ترجمہ یہ ہے کہ

ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے اس سے بھی بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پھر اگلی آیت میں فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ وہ غم کریں گے۔

پھر فرماتا ہے ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کیلئے خرچ کرتے ہیں ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

پھر اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور تمہیں فحشا کا حکم دیتا ہے جبکہ اللہ تمہارے ساتھ اپنی جناب سے بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ وسعتیں عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کو ہدایت دینا تجھ پر فرض نہیں لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ میں ہے جبکہ تم تو اللہ کی رضا جوئی کے سوا کبھی خرچ نہیں کرتے اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

پھر فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کیلئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ وہ غم کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ: ’’میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے...... اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے...... چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام ونشان مٹا دیں جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کیلئے ہم قدم نہ اٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کیلئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کیلئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشا کی تعمیل ہے۔‘‘ فرمایا: ’’یہ وعدے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کیلئے دے گا مَیں اس کو چند گُنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 393 تا 394، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مخلصین کی جماعت عطا فرمائی جس نے آپ کی بات کو سنا اور لبّیک کہا اور قربانیاں دیں۔ چنانچہ ان قربانیوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غربا کا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجودیکہ یہ غربا کی جماعت ہے تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھ کر حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 25، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کے افراد کو صرف آپ کی زندگی میں ہی قربانیوں اور اخلاص و وفا میں نہیں بڑھایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آج سے تقریباً ایک سو تیس

سال قبل جو جماعت قائم فرمائی تھی اس جماعت میں ایسے قربانی کرنے والے مخلصین عطا فرماتا رہا ہے اور عطا فرما رہا ہے جو دین کی خاطر، اپنی طاقت کے مطابق اور بسا اوقات اپنی استطاعت و طاقت سے بڑھ کر قربانیاں کر رہے ہیں اور ان معیاروں پر بھی پورا اتر رہے ہیں اور ان وعدوں سے بھی حصہ لے رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمائے ہیں۔ یہ معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے قائم کردہ اس جماعت میں ہی نظر آتے ہیں جس کی چند مثالیں اس زمانے کی میں پیش کرتا ہوں۔ یہ واقعات دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیلے ہوئے لوگوں کے ہیں جو اس عہد کو نبھا رہے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنا مال پیش کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔

چنانچہ پہلے کیمرون کا ایک واقعہ ہے۔ وہاں کے معلم لکھتے ہیں کہ جب ہم ویسٹرن ریجن کی ایک جماعت مارتا میں چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں گئے تو وہاں کے چیف ساہام عثمان صاحب نے گاؤں کے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہنے لگے کہ جماعت کے معلم صاحب چندہ تحریک جدید کے لئے آئے ہیں اور سب اس مالی قربانی میں حصہ لیں۔ چیف کہنے لگے کیونکہ آج سے دو سال قبل مَیں اکیلا یا بعض اوقات دو یا تین آدمی میرے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتے تھے لیکن جب سے اس گاؤں میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے اور ہم نے اس جماعت کو قبول کیا ہے تب سے ہماری مسجد نمازیوں سے بھرنے لگ گئی۔ اور بعض اوقات تو نمازیوں کو مسجد کے اندر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے باہر نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ وہ کہنے لگا یہ نمایاں تبدیلیاں صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے یہاں آنے سے آئی ہیں۔ اس لئے ہمیں جماعت کی ہر تحریک میں حصہ لینا چاہئے۔

یہ انقلاب جو احمدیت کے ذریعہ سے ان میں آ رہا ہے کہ عبادتوں میں بڑھ رہے ہیں اور مالی قربانیوں میں بھی بڑھ رہے ہیں یہ ایک عجیب انقلاب ہے۔ اور یہ ان سب پرانے احمدیوں کو بھی توجہ دلانے والا ہے جن کی توجہ عبادتوں کی طرف بھی کم ہے اور باوجود حالات اچھے ہونے کے مالی قربانیوں کی طرف بھی کم ہے۔

پھر کیمرون کے ایک معلم ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ کیمرون کے انتہائی شمال میں واقع جماعت ماڈیبو میں تحریک جدید کے چندہ کی تحریک کیلئے گئے اور گھر گھر جا کر نومبائعین کو چندے کی تحریک کی۔ اس پر ایک احمدی عثمان صاحب نے بیان کیا کہ آپ جب پچھلی دفعہ چندہ کیلئے تحریک کر کے گئے تھے تو مَیں نے نیت کی تھی کہ دس ہزار فرانک سیفہ (CFA Frank) ادا کروں گا اور مکئی بھی دوں گا۔ اسکے چند دن بعد میرے بیٹے نے کہا کہ وہ کسٹم ڈیپارٹمنٹ میں نوکری کیلئے انٹرویو پر جانا چاہتا ہے لیکن اس کیلئے بہت بڑی رقم کی ضرورت ہے۔ وہاں بھی تیسری دنیا کے بعض ملکوں کی طرح نوکریاں لینے کیلئے افسروں کو بھی کچھ دینا پڑتا ہے۔ تو مَیں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ میں تو غریب آدمی ہوں۔ مَیں تو اتنی بڑی رقم کا انتظام نہیں کر سکتا۔ میرے پاس تو دس ہزار فرانک سیفہ ہے اور یہ مَیں نے تحریک جدید میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے اس لئے تم جاؤ اور نوکری کا انٹرویو دے دو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ عثمان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے وہ رقم چندہ میں ادا کر دی اور اس کے چند روز بعد ہی میرے بیٹے کا شہر سے فون آیا کہ میں انٹرویو میں پاس ہو گیا ہوں اور جلد ہی مجھے نوکری مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں افسروں کا دل ایسا پھیرا کہ بہت کچھ دینے والوں کو نوکری نہیں ملی اور اس بیٹے کے لئے اس کی دعاؤں اور نیک نیت اور قربانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نوکری کا انتظام کر دیا۔

پھر گیمبیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ نیامی ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں میں تحریک جدید کے حوالے سے پروگرام منعقد کیا گیا اور اس میں بتایا گیا کہ خلیفہ وقت نے یہ کہا ہے کہ تمام نومبائعین اس تحریک کا حصہ بنیں۔ چنانچہ وہاں موجود تمام لوگوں نے چندہ جات کی ادائیگی کی۔ ایک خاتون کوجابائے صاحبہ نے بتایا کہ انہوں نے اجلاس کے دوران بیس ڈلاسی (Dalasi) چندہ ادا کیا تھا۔ ان کے پاس اس وقت صرف بیس ڈلاسی ہی تھے جو انہوں نے مشکل وقت کیلئے سنبھال کے رکھے ہوئے تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب وہ گھر پہنچیں تو ان کے ایک مہمان نے انہیں پانچ سو ڈلاسی تحفۃً دے دیئے۔ چنانچہ اگلی صبح وہ دوبارہ مسجد آئیں اور مزید پچاس ڈلاسی چندے میں ادا کر دیئے اور کہنے لگیں کہ یہ پیسے مجھے صرف چندے کی برکات کی وجہ سے ہی ملے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا لوٹانے کا وعدہ جو ہے وہ بھی ان کے ایمان و ایقان میں ترقی کا باعث بنتا ہے۔ گو انہوں نے قربانی اس نیت سے نہیں کی تھی کہ مجھے اللہ تعالیٰ فوراً لوٹا کے دے گا یا فوری طور پہ مل جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے بھی ادھار نہیں رکھا۔

پھر بینن کے ریجن بوہیکوں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں اس شہر میں جماعت کے سیکرٹری مال کا جو روزی کمانے کا ذریعہ تھا وہ ایک تین پہیوں والی موٹر سائیکل یا موٹر سائیکل رکشہ تھا جو چوری ہو گئی۔ اور افریقہ میں عموماً جو چیز چوری ہو جائے اس کا ملنا ایک ناممکن سی بات ہے۔ جب ان کے دوست احباب ان سے ملنے آتے اور چوری کا سن کر افسوس کا اظہار کرتے تو توکّل کی حالت دیکھیں ان کی وہ کہتے کہ مجھے اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ ہے۔ کیونکہ میں ایک غریب آدمی ہوں اور اس موٹر سائیکل کے ذریعہ کما کر اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہوں اور وقت پر اپنا چندہ ادا کرتا ہوں اس لئے شاید کسی کو مجھ سے زیادہ ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ نے عارضی طور پر اس کیلئے انتظام کر دیا ہے تا کہ وہ اپنی ضرورت پوری کر کے مجھے واپس کر جائے۔ یہ بات سن کر لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید ان کو چوری کا بہت زیادہ صدمہ ہوا ہے اور اس وجہ سے ان کے دماغ پر تھوڑا اثر ہو گیا ہے۔ بہرحال انہوں نے ملکی قانون کا تقاضا پورا کرنے کیلئے پولیس میں بھی رپورٹ کر دی اور آرام سے گھر بیٹھ گئے۔ کہتے ہیں دو ہفتے گزرے تھے کہ ان کا ہمسایہ جو خود بھی موٹر سائیکل ٹیکسی یا رکشہ چلاتا تھا اس نے غنیوں صاحب کو فون کیا کہ مَیں نے آپ کا موٹر سائیکل دیکھا ہے، رکشہ دیکھا ہے لیکن اس کا رنگ تبدیل کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس پر پولیس کو اطلاع دی گئی تو پولیس نے دونوں مالکوں کو موٹر سائیکل کے اصل پیپر لے کر پولیس سٹیشن حاضر ہونے کا کہا۔ تحقیق کرنے پر اس شخص کے کاغذات جو تھے وہ جعلی نکلے۔ اس پر پولیس نے اس شخص کو کہا کہ دو دن میں موٹر سائیکل مرمت کروائے اور اس کا رنگ پہلی شکل میں لے کر آئے اور مالک کے سپرد کرے۔ اور اس طرح پھر یہ موٹر سائیکل ان کی واپس ہو گئی۔ وہ موٹر سائیکل لے کر فوراً مشن ہاؤس آئے اور سارا واقعہ بیان کیا اور ساتھ ہی کہا کہ ابھی میرا تحریک جدید کا چندہ ادا ہونا باقی ہے۔ مَیں اب کام کی تلاش میں جا رہا ہوں اور اس ہفتے میں جو منافع آئے گا وہ چندے میں ادا کر دوں گا کیونکہ چندے کی برکت سے ہی یہ موٹر سائیکل مجھے واپس ملی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک ہفتے میں بارہ ہزار فرانک سیفہ کما کر چندہ تحریک جدید میں ادا کر دیا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ پر توکل اور ایمان کی عجیب مثال ہے۔

انڈیا سے انسپکٹر تحریک جدید شہاب صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ چنتا گنٹا کی ایک لڑکی صوفیہ بیگم نے اپنے بھائی کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ جب میں بہت چھوٹی تھی تو والدہ کے ساتھ جلسوں میں جایا کرتی تھی اور علمائے کرام کی تقاریر میں سنا کرتی تھی کہ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کی بنیاد رکھی اور اس کیلئے مالی قربانیوں کی تحریک فرمائی تو بہت سی مستورات نے حضور کی خدمت میں اپنے زیورات پیش کئے۔ جب بھی یہ ایمان افروز واقعہ سنتی تو میرے دل میں بھی ایک خواہش پیدا ہوتی کہ کاش میرے پاس بھی زیور ہوتا تو میں بھی اسے چندہ تحریک جدید میں دیتی۔ مگر غربت کی وجہ سے میرے لئے یہ ناممکن تھا۔ لیکن اب مجھے دو تولہ سونا میری والدہ کی وفات کے بعد ترکہ میں ملا ہے وہ مَیں پیش کرتی ہوں۔ کیونکہ پتہ نہیں اس کے بعد میرا زیور رہے نہ رہے۔ کہتے ہیں انہوں نے ان کو سمجھایا، انسپکٹر صاحب نے بھی، لوگوں نے بھی کہ آپ کی شادی ہونی ہے اور زیور کی ضرورت ہو گی لیکن وہ بضد رہیں اور دو تولے سونے کی قیمت چندہ تحریک جدید میں ادا کر دی۔ ابھی پچھلے جمعہ امریکہ میں بھی میں نے یہ کہا تھا، اکثر کہتا رہتا ہوں کہ غرباء تو مالی قربانیاں کر رہے ہیں لیکن امیر لوگ جو اچھے حالات میں ہیں ان کو اپنے حالات پہ نظر ڈالنی چاہئے کہ کیا ان کے قربانی کے معیار ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے معیار ہونے چاہئیں اور پھر ان کو قبول بھی فرماتا ہے۔

انڈیا سے ہی ایک انسپکٹر تحریک جدید صوبہ کرناٹک کے لکھتے ہیں کہ ایک دوست کا چندہ تحریک جدید اڑھائی ہزار روپیہ قابل ادا تھا۔ ان سے ادائیگی کی درخواست کی گئی کہ تحریک جدید کا سال ختم ہونے میں صرف چند دن رہ گئے ہیں۔ اس پر موصوف نے کہا کہ بارش کی وجہ سے پچھلے تین ماہ سے کام بالکل بند ہے اور آمد کی بھی کوئی امید نظر نہیں آ رہی تو اس پر کہتے ہیں میں نے انہیں کہا کہ ادائیگی کا ارادہ کر لیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ یہ کہہ کے میں اگلی جگہ چلا گیا۔ شام کو جب وہاں دوسری جگہوں کے دورے سے واپس آیا تو موصوف خود مشن ہاؤس آئے اور اپنا مکمل چندہ ادا کر دیا۔ میں نے ان سے پوچھا یہ اتنی جلدی کس طرح ہو گیا۔ کہنے لگے کہ بس یہ ارادہ کی برکت اور چندہ دینے کی برکت ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں نے دعا بھی کی اور ایک آدمی نے کچھ عرصہ سے میرے کچھ پیسے دینے تھے اور میں کئی مہینے سے اسکے چکر لگا رہا تھا وہ نہیں دے رہا تھا۔ لیکن آج اچانک خود میرے گھر آیا اور میری رقم لوٹا دی۔

پھر تنزانیہ سے معلم موسیٰ صاحب لکھتے ہیں کہ دارالسلام جماعت کے ایک انتہائی مخلص احمدی دوست ہیں اور جماعتی دفتر میں خدمت بھی کر رہے ہیں ان کی ہر سال کوشش ہوتی ہے کہ اپنی اور فیملی کے تحریک جدید اور وقف جدید کے وعدہ جات کی ادائیگی رمضان سے پہلے کر دیں۔ لیکن اس سال گھریلو حالات کے باعث وہ وعدہ جات کی ادائیگی نہ کر سکے اس وجہ سے بہت پریشان تھے۔ بہرحال انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ خود ہی میرے لئے کوئی راستہ نکالے۔ کہتے ہیں کہ عید کے موقع پر جماعت کی طرف سے جماعتی کارکنان کو عیدی ملتی ہے انہوں نے سوچا تھا کہ جو عید کا تحفہ ملنا ہے اس تحفہ سے اپنی عید کی ضروریات پوری کرنے کی بجائے چندہ دے دوں گا لیکن جب انہوں نے حساب لگایا تو جو عید کا تحفہ عموماً ملا کرتا ہے اس کو دینے کے بعد بھی بقایا رہ جانا تھا۔ اس پر انہوں نے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کہیں سے ایسے سامان پیدا کر دے کہ وہ اپنے وعدے کے مطابق ادائیگی کر دیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ اس دفعہ عیدی ملی تو وہ اس رقم سے زائد ملی جو عموماً ملا کرتی تھی تو انہوں نے اپنے چندے کے سارے وعدے جو تھے پورے کر دیئے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرو‘‘ (بیھقی فی شعب الایمان)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی‘‘ (صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

ماسکو سے مبلغ رضوی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع دوست وادم صاحب کا تعلق رشیا کے ایک دور افتادہ اور پسماندہ علاقے بوریاتیا سے ہے۔ انہیں 2017ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تھی۔ امسال مارچ کے مہینے میں ایک ہفتہ کیلئے ماسکو آئے تاکہ احمدی بھائیوں سے ملاقات ہو اور تعلیمی اور تربیتی فائدہ حاصل کر سکیں۔ یہ غریب گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں مالی تنگی کی وجہ سے بعض اوقات نہایت سخت حالات سے گزرنا پڑتا ہے۔ ماسکو میں قیام کے دوران نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد گفتگو کے دوران انہیں جماعت کے مالی نظام اور اس سے متعلق برکات کے بارے میں تفصیلاً بتایا گیا اور کچھ چندہ دینے کی بھی تحریک کی گئی۔ ان کے محدود وسائل اور تنگدستی کی وجہ سے یہی خیال تھا کہ اگر یہ پچاس روبل (Ruble) بھی چندہ دے دیں تو ان کے لئے یہ بڑی قربانی ہے۔ اگلے دن صبح فجر کی نماز کے بعد انہوں نے چندہ تحریک جدید اور وقف جدید کے لئے دو ہزار روبل دے دیئے اور کہا کہ میری طرف سے چندہ قبول کر لیں اور ساتھ بار بار افسوس کرتے رہے کہ میں نے پہلے کیوں چندہ نہیں دیا اور اتنی دیر کیوں کر دی، سال سے زیادہ ہو گیا مجھے احمدی ہوئے۔ مبلغ لکھتے ہیں کہ ان کے حالات کے مطابق یہ بہت بڑی قربانی تھی۔

یہ ہیں قربانی کے معیار اور یہ ہیں وہ لوگ جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ حیرت ہوتی ہے ان کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 10 صفحہ 334، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ماسکو سے ہی مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ جماعت ماسکو کے ایک ممبر ہیں، ایک لمبا عرصہ سے ماسکو میں مختلف اداروں میں ملازمت کرتے رہے ہیں۔ جس جگہ یہ آجکل ملازمت کر رہے ہیں اس کے متعلق انہوں نے بتایا کہ اس جگہ انٹرویو دیتے ہوئے مجھے مالکان نے بتایا کہ ہمارے یہاں تنخواہ میں اضافہ نہیں کیا جاتا۔ جو تنخواہ ملے گی اسی پہ ہمیشہ تمہیں گزارہ کرنا پڑے گا اس لئے اگر آپ کو یہ تنخواہ مناسب لگتی ہے تو ملازمت کر لیں ورنہ رہنے دیں۔ کہتے ہیں مَیں نے ملازمت اختیار کر لی۔ کچھ عرصہ بعد تحریک جدید اور وقف جدید کی تحریکات کے بارے میں جماعتی طور پر تحریک کی گئی۔ میں نے ان تحریکات میں باقاعدگی سے چندہ دینا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دنوں میں اس ادارے کی انتظامیہ نے بلایا اور بغیر کسی ظاہری وجہ سے میری تنخواہ میں پہلے پانچ ہزار روبل کا اضافہ کر دیا۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد دوبارہ بلایا اور دو ہزار روبل کا مزید اضافہ کر دیا۔ کہتے ہیں مجھے اس وقت اس بات کا یقین ہو گیا کہ یہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کا نتیجہ ہے ورنہ دنیاوی طور پر ایسی کوئی وجہ نہیں تھی۔ اور کہتے ہیں جب مَیں کسی غیر احمدی کو اس بارے میں بتانے کی کوشش کروں تو انہیں اس بات کی مکمل سمجھ نہیں آتی لیکن حضرت امام مہدی علیہ السلام کو ماننے والا بڑی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بغیر کسی دنیاوی سبب کے اپنی راہ میں قربانی کی وجہ سے یہ برکت عطا فرمائی۔

بینن کے ریجن الاڈا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ریجن کی ایک جماعت فانجی جہاں الحمدللہ جماعت کی مسجد بھی تعمیر شدہ ہے، یہاں کے صدر صاحب جماعت جو ایک لوہار ہیں ان کو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی گئی تو انہوں نے مزید ادائیگی کا وعدہ تو کر لیا لیکن کہنے لگے کہ فی الحال کام نہ ہونے کی وجہ سے ہاتھ تنگ ہے۔ اس کے بعد صدر صاحب کا فون آیا کہ میں نے دس ہزار فرانک سیفہ چندہ دینا ہے اس کی رسید کاٹ دیں۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کے بعد بڑا فضل کیا اور مجھے کام مل گیا اور اب میں دس ہزار چندہ دینے آ رہا ہوں۔ اور کہتے ہیں اس ادائیگی کے کوئی پندرہ دن بعد دوبارہ ان کا فون آیا کہ اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ فضل ہوا ہے اور اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ سمجھ نہیں آ رہی کہ شاید وقت پر کام مکمل بھی کر سکوں یا نہیں۔ بہت بڑا کام مل گیا ہے اور یہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے کی بدولت ہے۔ گویا یہاں اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق کئی گنا بڑھا کر عطا فرما رہا ہے اور فوراً عطا فرما رہا ہے۔

مالی سے سیگو ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دن ایک نابینا عورت نے کچھ چندہ بھجوایا اور ساتھ ہی پیغام بھجوایا کہ وہ آئندہ سے ہر ماہ اپنا چندہ مشن ہاؤس بھجوایا کرے گی۔ اس سے وجہ پوچھی تو کہنے لگی، بعض لوگوں سے اللہ تعالیٰ خود بھی ان کو توجہ دلا کے قربانی کرواتا ہے تاکہ مزید نوازے۔ کہتی ہیں کہ میں نے دو دن پہلے خواب میں دیکھا کہ میں سو رہی ہوں، اور خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے جگا کر چندہ ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ میں خواب میں اٹھ کر مشن ہاؤس گئی اور وہاں پانچ ہزار سیفہ ادا کیا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

بورکینا فاسو سے مبارک منیر صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ پیگو جماعت کے ایک مخلص احمدی الحاج ابراہیم کے دو بچے کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ کافی علاج کروایا لیکن بہتری نہیں ہو رہی تھی۔ ایک دن ہمارے معلم صاحب نے انہیں مالی قربانی کی تحریک کی تو انہوں نے اپنی استطاعت کے مطابق چندہ دیا اور دعا کی کہ اے اللہ میری قربانیوں کو قبول فرما اور میری اولاد کو جلد صحت یاب کر دے۔ کہتے ہیں کہ چند دن بعد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے بچوں کی حالت کافی حد تک بہتر ہونے لگی۔ ایک بچہ تو بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور دوسرے بچے میں کافی حد تک بہتری ہے۔ ان کو بھی یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے یہ برکت عطا فرمائی۔

بورکینا فاسو بوبو شہر کے سیکرٹری وصیت کہتے ہیں کہ میں وصیت کا چندہ تو ہر ماہ ادا کر دیتا تھا مگر تحریک جدید اور وقف جدید میں کبھی کبھی تاخیر ہو جایا کرتی تھی۔ ایک بار جب انہوں نے میرا خطبہ سنا تو اس کے بعد دل میں خیال آیا کیوں نہ سال ختم ہونے سے پہلے ہی تمام چندہ ادا کر دوں۔ چنانچہ چندہ ادا کرنے کے بعد ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک سفید لباس میں ملبوس آدمی مجھے کوئی چابی پکڑا رہا ہے۔ مجھے اس وقت تو خواب کی سمجھ نہیں آئی لیکن چند دن بعد میرے بھائی کی طرف سے پیغام آیا کہ آپ حج کرنے کی تیاری کریں میں تمام اخراجات آپ کے دوں گا۔ اس طرح مالی قربانی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے حج کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔

جرمنی کے سیکرٹری تحریک جدید لکھتے ہیں کہ بورکن (Borken) جماعت کے ایک دوست نے تحریک جدید کے چندے میں نو سو یورو کا اضافہ کیا۔ یہ دوست بتاتے ہیں کہ جس روز میں نے وعدہ کیا اس سے اگلے دن جب میں فرم میں گیا تو مالک نے کہا میں نے تمہاری تنخواہ میں سو یورو کا اضافہ کر دیا ہے۔ اور فروری سے اکتوبر تک حساب لگایا تو کل نو سو یورو بنتے ہیں۔ یہ دوست کہتے ہیں مجھے یہ تو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کا انتظام کر دے گا لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹے بھی گزرنے نہیں دے گا اور انتظام کر دے گا۔

جرمنی کے سیکرٹری تحریک جدید ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دوست اپنے اسائلم کیس کی وجہ سے مشکلات کا شکار تھے۔ انہیں مالی قربانی کی طرف اور چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس کے چند دن بعد ہی دوست ملے اور انہوں نے بتایا کہ آپ نے اس طرح مجھے چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ دلائی تھی۔ میں نے سو یورو کا وعدہ کیا تھا۔ اس وقت میرے پاس صرف بیس یورو تھے چنانچہ میں نے وہ بیس یورو اسی وقت ادا کر دیئے اور گھر چلا گیا۔ گھر پہنچا تو جہاں میں پہلے کام کرتا تھا وہاں سے فون آیا کہ تمہارے حساب میں کچھ پیسے بنتے ہیں وہ آ کر لے جاؤ۔ میرا خیال تھا کہ تین یا چار سو یورو ملیں گے لیکن وہاں سے جو پیسے ملے میں نے بغیر گنے ہی اسے جیب میں ڈال لیا اور سب سے پہلے میں نے تحریک جدید کے بقیہ اسّی یورو ادا کئے پھر باقی ضروریات کیلئے پیسے نکالے۔ اسکے بعد بھی کچھ رقم بچ گئی۔ جب بعد میں حساب کیا تو پتہ چلا کہ وہاں سے ایک ہزار یورو ملا تھا۔ کہتے ہیں میں نے ایک سو یورو کا وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسکے بدلے میں دس گنا عطا فرما دیا۔ پہلے میں اس قسم کے واقعات سنا کرتا تھا اور سوچتا تھا کہ اللہ تعالیٰ واقعی اپنے بندوں سے ایسا سلوک کرتا ہے لیکن اب مجھے خود تجربہ ہو گیا۔

آئیوری کوسٹ سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ وہاں تحریک جدید کے چندہ کے سلسلہ میں ایک جگہ گئے، نومبائع جماعت ہے، ایک سال قبل ہی بیعت کر کے نظام میں یہ سارے لوگ شامل ہوئے ہیں۔ اس گاؤں میں تحریک جدید کی اہمیت پر تقریر کی گئی، اس کے مقاصد بیان کئے گئے اور مزید یہ بتایا کہ خلیفۃ المسیح نے کہا ہے کہ تمام افراد اس برکت میں حصہ لیں۔ اگلے دن فجر کی نماز کے بعد احباب جماعت نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق چندہ دینا شروع کیا اور امام صاحب مسجد نے بھی اس کار خیر میں حصہ لیا اور اپنی فیملی کی طرف سے بھی تحریک جدید کا چندہ ادا کیا۔ پھر بعد میں ان کا چھ سالہ بیٹا اپنے والد سے سو فرانک سیفہ لے کر آیا اور کہنے لگا کہ یہ میرا چندہ ہے۔ کہتے ہیں ہمیں اس چھوٹے سے بچے کی اس ادا پر بڑا پیار آیا کہ چھوٹی سی عمر میں مالی قربانی کا کس قدر شوق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نومبائعین کی قربانیوں کو قبولیت کا شرف بخشے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ ذکر کیا ہوا ہے کہ ایک موقع پر ایک مولوی نے مسجد میں مالی قربانی کی تحریک کی تو وہاں اس کی بیوی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ سن کر اس پہ بڑا اثر ہوا اور گھر آ کر اس نے بھی اس مقصد کیلئے، مسجد کیلئے اپنا زیور اتار کر دیا۔ مولوی نے کہا یہ تو صرف لوگوں کیلئے تھا تمہارے لئے نہیں ہے۔ تم قربانی نہ کرو۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 6 صفحہ 264 تا 265، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) لیکن یہاں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پیدا ہو رہی ہے اس میں خود مولوی بلکہ ان کے بچے بھی جوش و خروش سے حصہ لے رہے ہیں۔

انڈونیشیا کی ایک مثال ہے، وہاں کی ایک خاتون صوفیہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ میں 2014ء میں عیسائیت سے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئی تھی اور بیعت کے بعد میری عیسائی فیملی کی طرف سے مخالفت شروع ہو گئی۔ مجھے گالیاں دی گئیں۔ میری توہین کی جاتی تھی۔ گھر والے سمجھتے تھے کہ میں ان کی فیملی کا حصہ نہیں رہی لیکن جماعت سے مجھے بڑا پیار اور محبت ملی۔ میرا نکاح بھی ایک احمدی سے ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد میرے خاوند کی گاڑی کو حادثہ ہو گیا اور بائیں ٹانگ اور بائیں پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ کہتی ہیں اس وقت میں چار ماہ کی حاملہ بھی تھی۔ اسی دوران تحریک جدید کا نیا سال شروع رہا تھا۔ میں نے اپنے خاوند سے وعدہ پوچھا تو انہوں نے بڑے یقین کے ساتھ جواب دیا کہ پانچ لاکھ انڈونیشین روپیہ لکھوا دو کیونکہ اگلے سال مجھے ملازمت مل جائے گی۔ انڈونیشین

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”قوم بننے کیلئے یگانگت
اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 05 دسمبر 2014ء)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں
اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

روپے کی بڑی کم ویلیو ہے لیکن بہرحال جو وہاں رہنے والے ہیں ان کیلئے وہ کافی ویلیو رکھتا ہے۔ وہ خاتون کہتی ہیں مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ ابھی لاٹھیوں کے سہارے سے چلتے ہیں ملازمت کیسے مل جائے گی۔ بہرحال ان کے کہنے کے مطابق میں نے وعدہ لکھوا دیا۔ وقت تیزی سے گزر گیا۔ ہمیں پتہ نہیں چلا سال ختم ہونے والا تھا۔ بڑی پریشانی ہوئی کہ ابھی میرے خاوند بے روزگار ہیں چندہ کہاں سے ادا کریں گے۔ اسی پریشانی کی حالت میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت دکھائی اور کہتی ہیں کہ میرے خاوند کو ایک پرائیویٹ کمپنی میں اچھی ملازمت مل گئی اور ہم نے وعدے کے مطابق سو فیصد ادائیگی کر دی۔

انڈونیشیا سے ہی واردی صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ رمضان میں ہماری فیملی ایک مشکل میں مبتلا تھی۔ میرے سسر بیمار ہو گئے۔ انہیں ہسپتال داخل کروایا گیا۔ ایک مہینہ تک ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ اسی دوران انکی حالت اس قدر تشویشناک ہو گئی کہ آئی سی یو میں داخل ہونا پڑا۔ بچنے کی امید بہت کم تھی۔ کہتے ہیں اس وقت ان کو میرا خطبہ یاد آیا جو تحریک جدید کی برکات کے بارے میں تھا۔ چنانچہ سب گھر والوں نے اکٹھے ہو کر فیصلہ کیا کہ ہم سب نے اسی ماہ رمضان میں تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنی ہے اور عملاً سو فیصد ادائیگی کر دی۔ اور مجھے بھی انہوں نے لکھا دعا کے لئے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں کے نتیجہ میں اور قربانی کے نتیجہ میں میرے سسر کی حالت بہتر ہونے لگی اور ہوتی چلی گئی اور چند دن بعد ڈاکٹر نے ان کو گھر واپس جانے کی اجازت دے دی۔ گھر پہنچ کر جب پڑوسیوں کو پتہ چلا کہ یہ تو بالکل ٹھیک ہو گئے ہیں تو ان کو بڑی حیرانی ہوئی یہ کیسے ممکن ہے کہ اس قدر تشویشناک بیماری کی وجہ سے موت کے دروازے پہ پہنچنے والا ایک انسان ٹھیک ہو کر واپس آ گیا۔

یو.کے سے برمنگھم سینٹرل جماعت کے صدر لکھتے ہیں کہ ہم تحریک جدید کے ٹارگٹ سے پندرہ سو پاؤنڈ پیچھے تھے اور وقت ختم ہونے میں، کلوزنگ میں چند گھنٹے باقی تھے۔ مختلف احباب کو تحریک کی تو ایک دوست جو پہلے چوبیس سو پاؤنڈ دے چکے تھے انہوں نے کہا کہ وہ پندرہ سو پاؤنڈ ادا کر دیں گے۔ اس وقت یہ دوست ملک سے باہر تھے انہوں نے آن لائن ہی چندہ ادا کر دیا۔ کہتے ہیں کہ جس دن انہوں نے پندرہ سو پاؤنڈ ادا کئے تھے اس کے اگلے روز ہی ٹیکس ڈیپارٹمنٹ سے انہیں چھ ہزار پاؤنڈ واپس مل گئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں فوری چار گنا بڑھا کے دے دیا۔

غریبوں کی قربانیاں کیسی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حیرت انگیز سلوک کیا ہے اس بارے میں برونڈی کے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ سال ہم نے ایک نئی جماعت گھانگا کا دورہ کیا اور وہاں ایک نئے نومبائع دوست مسعودی صاحب کو چندے کی اہمیت کے متعلق بتایا اور انہیں چندے کی تحریک کی۔ مسعودی صاحب کہنے لگے کہ میرے پاس اس وقت تو کچھ نہیں ہے لیکن ہمارے گھر میں ایک پھل دار درخت ہے۔ مَیں اس درخت کا پھل فروخت کر کے چندہ ادا کر دوں گا۔ وہ قربانیاں جو پرانے زمانے میں نظر آتی تھیں اب بھی ان کے نمونے ملتے ہیں۔ کہتے ہیں چنانچہ انہوں نے ایک دو روز کے اندر ہی اس کا پھل ایک ہزار برونڈی فرانک میں فروخت کیا اور ساری رقم چندے میں ادا کر دی۔ بعد میں انہوں نے بتایا کہ میں نے جو پھل فروخت کر کے چندہ ادا کیا تھا اس کی وجہ سے بہت زیادہ برکت پڑی ہے اور اب اس درخت کو پہلے کی نسبت کئی گنا زیادہ پھل لگا ہے جو چالیس سے پینتالیس ہزار برونڈی فرانک میں فروخت ہوا ہے۔

کونگو برازویل کے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست ماویلی صاحب کا بچہ کافی دنوں سے بیمار چلا آ رہا تھا۔ جب ان کے پاس چندے کی تحریک کیلئے گئے تو انہوں نے ادائیگی کر دی اور ساتھ ہی دعا کی کہ اے خدا اس چندے کی برکت سے میرے بچے کو شفا دے دے۔ یہ دوست بیان کرتے ہیں کہ چند دن بعد ہی میرے بچے کی صحت بحال ہو گئی اور میں خود حیران ہو گیا کہ کس طرح ہمارا خدا دعا قبول کرتا ہے اور ہماری حقیر قربانیوں کو بھی قبول فرما لیتا ہے۔

سیکرٹری تحریک جدید لجنہ کینیڈا لکھتی ہیں کہ ایک بہن نے بتایا کہ ان کے خاوند نے تحریک جدید میں ایک ہزار ڈالر کا وعدہ کیا تھا مگر کافی عرصہ سے بیروزگار تھا اس لئے ادائیگی نہیں ہو سکی۔ سال ختم ہونے میں ایک ہفتہ رہ گیا تو سیکرٹری صاحب مال ان کے گھر چندہ لینے آئے۔ ان کے خاوند اندر گئے اور بیگم سے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے اب کیا کریں؟ اس پر اس خاتون نے کہا کہ ان کو خالی ہاتھ تو جانے نہیں دے سکتے۔ اسکے پاس ایک ہزار ڈالر کی سیونگ تھی اس سے چندہ ادا کر دیا۔ اور کہتی ہیں چندے کی برکت سے اسی ہفتے کے اندر ان کے خاوند کو سات ہزار ماہانہ کی جاب مل گئی۔

آئیوری کوسٹ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ سان پیدرو میں ایک طفل ہیں جس کی عمر صرف 14 سال ہے۔ اس بچے کے والد نے بتایا کہ اتوار کو میں نے اپنے بیٹے کو ایک گھریلو کام کیلئے کہا تو اس نے جواب دیا کہ میں اطفال الاحمدیہ کی عاملہ میں بطور سیکرٹری مال چندہ اکٹھا کرتا ہوں اور میں نے خود ابھی تک چندہ ادا نہیں کیا۔ چونکہ باقی دن سکول جانا ہوتا ہے اس لئے آج میں کسی کے کھیت میں جا کر کام کرنا چاہتا ہوں۔ کوئی مزدوری کروں گا تا کہ جو رقم ملے اس سے چندہ ادا کر سکوں۔ اس پر والد نے بیٹے کو کہا کہ میں تمہاری طرف سے چندہ ادا کر دیتا ہوں۔ اس پر ان کے بیٹے نے جواب دیا کہ مربی صاحب نے کہا تھا کہ بچے اپنی جیب خرچ سے چندہ ادا کیا کریں لیکن اس دفعہ میں اپنی جیب خرچ سے ادا نہیں کر سکا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آج کام کروں تا کہ جو رقم ملے اس سے چندہ ادا کروں۔ چنانچہ اس نے کام کیا اور اس رقم سے چندہ ادا کیا۔ تو یہ سوچ ہے بچوں میں، دور دراز رہنے والوں میں، نئے شامل ہونے والوں میں جو اللہ تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے۔

جرمنی کے سیکرٹری تحریک جدید کہتے ہیں کہ کیل جماعت کی ایک خاتون نے بتایا کہ میری والدہ پاکستان میں کلسیاں بھٹیاں میں، سکول کی ٹیچر تھیں اور بہت مالی قربانی کیا کرتی تھیں۔ اکثر جب عید آتی تو بچوں کو نئے کپڑے مل رہے ہوتے تھے لیکن میری والدہ کی کوشش ہوتی کہ رمضان میں تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کر کے دعائیہ فہرست میں شامل ہو جائیں۔ اکثر وہ قرض لے کر ادائیگی کرتیں اور پھر بعد میں قرض اتارنے میں لگی رہتیں۔ جب مسجد بشارت سپین کی تحریک ہوئی تو انہوں نے اپنی بالیاں جو ان کا اکلوتا زیور تھا پیش کر دیا جس کی وجہ سے سسرال سے بھی کافی باتیں سننی پڑیں۔ یہ خاتون کہتی ہیں کہ اس وقت میرا بچپن تھا اور میں سمجھتی تھی کہ اس طرح اپنے آپ کو تنگی میں ڈال کر قربانی کرنا ٹھیک نہیں ہے اور یہی نظریہ میرے دماغ میں بیٹھ چکا تھا۔ گزشتہ سال تحریک جدید کے حوالے سے جب تحریک ہوئی تو میں نے سوچا کہ میں اپنی ماں کی طرح نہیں بنوں گی جو اس طرح تحریک پر سب کچھ پیش کر دیتی ہیں اس لئے میں نے بظاہر عقل مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تیس یا پینتیس یورو کا وعدہ کیا۔ کہتی ہیں خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اسکے کچھ عرصے بعد ہی میری گردن میں دو گلٹیاں نکل آئیں جس سے مجھے بہت خوف لاحق ہو گیا۔ ڈاکٹر نے آپریشن تجویز کیا۔ اس وقت مجھے نہ اپنا زیور اچھا لگتا تھا نہ کپڑے۔ ایک دن میرا ایک خطبہ سنا جس میں مَیں نے خواتین کی مالی قربانیوں کا ذکر کیا تھا تو کہتی ہیں خلیفہ وقت کا خطبہ سن کے میرے دل میں خیال آیا اور پھر اپنا سارا زیور جو ہے وہ تحریک جدید میں ادا کر دیا، میں نے اس کی قیمت لگوائی اور ادا کر دیا۔ اس کے بعد دوبارہ ڈاکٹر کے پاس گئی تو ڈاکٹر نے بتایا کہ یہ گلٹیاں بے ضرر ہیں۔ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خوف سے نجات دی۔ مَیں سمجھ گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے میرے متکبرانہ رویے کی سزا دی تھی چنانچہ اب میرے دل میں اس قسم کی بدظنیاں نہیں ہیں۔ میرے میاں کو ایک ہوٹل میں کام کرنے کی وجہ سے چندے دینے پر پابندی تھی۔ مَیں نے دعا کی اللہ تعالیٰ میرے میاں کو اچھا روزگار عطا فرمائے تو پانچ سو یورو تحریک جدید میں ادا کروں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میرے میاں کو معجزانہ رنگ میں اچھا کام عطا فرما دیا اور اب دونوں میاں بیوی چندہ دیتے ہیں۔

لاہور کی سیکرٹری تحریک جدید لجنہ لکھتی ہیں کہ واپڈا ٹاؤن کی ایک ممبر عرصہ ڈیڑھ سال سے سانس کی شدید تکلیف میں مبتلا تھیں۔ مرکزی نمائندے کے دورے کے دوران انہوں نے اپنا چندہ تحریک جدید میں مزید پچاس ہزار روپے کا اضافہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے ان پر بڑا فضل فرمایا اور وہ بیماری جو باوجود علاج کے بار بار حملہ کرتی تھی یہ کیفیت یکسر بدل گئی اور اب سال کے اختتام پر مکمل صحتیاب ہیں۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ایسٹ ڈسٹرکٹ کے گاؤں جرّا کے ایک دوست باقاعدگی سے تحریک جدید کا چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ اب حال ہی میں ان کے گاؤں میں جانوروں کی ایک بیماری پھوٹ پڑی جس کی وجہ سے گاؤں کے جانور مرنے لگے اور تقریباً تمام لوگ اپنے اپنے جانوروں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ سامبا صاحب کا ایک جانور بھی نہیں مرا۔ سارے گاؤں والوں نے پوچھا کہ تمہارا کوئی جانور نہیں مرا اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہر سال اپنے جانوروں میں سے ایک جانور بیچ کر چندہ ادا کر دیتا ہوں اور اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو بیماری سے محفوظ رکھا ہے۔ اس پر گاؤں کے دیگر سات لوگوں نے بھی جو احمدی تھے تحریک جدید کا چندہ ادا کر دیا۔ انہوں نے دیکھا کہ ان کے جانوروں کی صحت بھی بہتر ہونے لگ گئی ہے اور جبکہ جانور کے ویٹرنری (veterinary) ڈاکٹر نے کہا تھا نے کہ کوئی جانور بھی اس بیماری سے زندہ نہیں رہے گی۔ چند دن کے بعد جب ویٹرنری ڈاکٹر دوبارہ آیا تو اس نے جانوروں کا معائنہ کیا اور کہنے لگا تم لوگوں نے کیا طریقہ علاج کیا ہے جس سے یہ جانور ٹھیک ہو گئے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ اس پر وہاں، گاؤں کی ایک بڑھیا چندے کی رسید لے آئی اور کہنے لگی ہمارا تو یہی طریقہ علاج ہے۔ اس پر ڈاکٹر کافی حیران ہوا اور کہنے لگا کہ وہ بھی جماعت احمدیہ کے متعلق ریسرچ کرے گا چنانچہ اسے کافی تعداد میں جماعتی لٹریچر وغیرہ دیا گیا۔

تو ان دور دراز علاقے کے لوگوں میں بھی دیکھیں ایمان و اخلاص کس طرح ترقی کر رہا ہے اور ان کا یہی اخلاص اور اللہ تعالیٰ پر توکل اور اس کے وعدوں پر یقین ہے جو دوسروں کو بھی اسلام کی سچائی کے متعلق سوچنے پر مجبور کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان و ایقان کو بڑھاتا چلا جائے اور ہمیشہ اپنے پیار کی نظر ان پر ڈالے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ان واقعات بیان کرنے کے بعد اب میں جیسا کہ نومبر کے شروع میں تحریک جدید کے سال کا اعلان کیا جاتا ہے، تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے گزشتہ سال کے کچھ کوائف پیش کرتا ہوں۔

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ (سورۃ البقرۃ:46)
اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم. ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

اس سال یہ تحریک جدید کا جو بیچاسیواں سال اس یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے اور چوراسیویں سال میں جو اللہ تعالیٰ کے فضل ہوئے اس کی رپورٹ یہ ہے کہ جو آمدہ رپورٹس ہیں اس کے مطابق 12.79 ملین سے زیادہ پاؤنڈ اللہ تعالیٰ نے مخلصین کو قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یعنی ایک کروڑ ستائیس لاکھ ترانوے ہزار پاؤنڈ۔ گزشتہ سال کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دولاکھ بارہ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے باوجود دنیا کے نامساعد حالات اور بہت سارے ملکوں کی کرنسی کے ڈی ویلیو ہونے کے اللہ تعالیٰ نے پھر بھی توفیق عطا فرمائی ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان تو پہلے نمبر پر ہوتا ہی ہے اس کے بعد جرمنی نمبر ایک ہے، برطانیہ نمبر دو پہ، امریکہ نمبر تین پہ، کینیڈا نمبر چار پہ، پانچ نمبر پہ بھارت، چھٹے نمبر پر آسٹریلیا، ساتویں پر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے پھر آٹھویں پہ انڈونیشیا ہے، پھر نویں نمبر پہ گھانا ہے، دسویں نمبر پہ پھر مڈل ایسٹ کا ہی ایک ملک ہے۔

فی کس ادائیگی کے اعتبار سے سوئٹزرلینڈ نمبر ایک ہے، امریکہ نمبر دو پھر اس کے بعد یوکے پھر آسٹریلیا پھر سنگاپور پھر سویڈن، بیلجیئم، جرمنی، کینیڈا اور فن لینڈ۔

افریقن ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں ہیں گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، تنزانیہ۔

شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد کی طرف بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے توجہ دی جا رہی ہے۔ اس سال تحریک میں سترہ لاکھ سترہ ہزار احباب اس میں شامل ہوئے اور شاملین کی تعداد میں ایک لاکھ سترہ ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ اور ان میں زیادہ اضافہ جو افریقن ممالک میں ہوا ہے وہ نائیجر، گیمبیا، بینن، بورکینا فاسو، گھانا، نائیجیریا، کیمرون، کونگو کنشاسا، لائبیریا، ماریشس اور آئیوری کوسٹ میں قابل ذکر اضافہ کیا ہے۔ بڑی جماعتوں میں انڈونیشیا، جرمنی، انڈیا اور پاکستان اور کینیڈا اور امریکہ اور ناروے اور ملائشیا کے شاملین شامل ہیں۔

دفتر اوّل کے کھاتے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام جاری ہیں جو پانچ ہزار نو سو ستائیس ہیں۔

مالی قربانی میں پاکستان کے تین بڑے اضلاع کی جو رپورٹ ہے اس میں نمبر ایک پہ لاہور ہے، نمبر دو پہ ربوہ ہے، نمبر تین پہ کراچی ہے۔ ربوہ کو اضلاع کی فہرست میں شامل کیا جاتا ہے گو کہ ضلع نہیں ایک شہر ہے۔ اور زیادہ قربانی کرنے والے جو اضلاع ہیں ان میں سیالکوٹ، سرگودھا، گجرات، گوجرانوالہ، عمرکوٹ، حیدرآباد، نارووال، میرپور خاص، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور میرپور آزاد کشمیر ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں اسلام آباد امارت، ڈیفنس لاہور امارت، ٹاؤن شپ لاہور امارت، عزیز آباد کراچی، پشاور امارت، گلشن اقبال کراچی امارت، کریم نگر فیصل آباد، کوئٹہ، نوابشاہ، بہاولپور اور اوکاڑہ۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں ہیں۔ نوئس (Neus)، روئڈر مارک (Roedermark)، پنے برگ (Pinneberg)، مہدی آباد (Mehdi-Abad)، کیل (Kiel)، فلوَرز ہائم (Floersheim)، کوبلنز (Koblenz)، وائن گارٹن (Weingarten)، کولون (Koeln)، لمبرگ (Limburg)۔ اور لوکل امارتیں ان کی دس ہیں ہیمبرگ (Hamburg)، فرینکفرٹ (Frankfurt)، موَرفیلڈن (Moerfelden)، گروس گیراؤ (Gross Gerau)، ڈیٹسن باخ (Ditzenbach)، ویزبادن (Wiesbaden)، مَن ہائم (Mannheim)، ریڈشٹڈ (Reidstadt)، اوفن باخ (Offenbach) اور ڈارم شٹڈ (Darmstadt)

مجموعی ادائیگی کے لحاظ سے برطانیہ کے پہلے پانچ ریجن ہیں لندن بی (London B)، لندن اے (London A)، مڈلینڈز (Midlands)، نارتھ ایسٹ (Nother East) اور ساؤتھ (South)

مجموعی ادائیگی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی دس بڑی جماعتیں مسجد فضل (Fazal Mosque) نمبر ایک پہ پھر ووسٹر پارک (Worcester Park) پھر برمنگھم ساؤتھ (Birmingham South)، نیو مالڈن (New Malden)، بریڈفورڈ نارتھ (Bradford North)، اسلام آباد (Islamabad)، برمنگھم ویسٹ (Birmingham West)، گلاسگو (Glasgow)، جلنگھم (Gilingham)، سکنتھورپ (Scunthorpe)۔ اور جو پانچ چھوٹی جماعتیں ہیں سپن ویلی (Spen Valley)، سوانزی (Swansea)، نارتھ ویلز (North Wales)، ساؤتھ فیلڈز (Southfields)، ایڈنبرا (Edinburgh)۔ ادائیگی کے لحاظ سے پہلے پانچ ریجن ہیں ساؤتھ ویسٹ (South West)، مڈلینڈز (Midlands) پھر اسلام آباد (Islamabad) پھر نارتھ ایسٹ (North East) اور سکاٹ لینڈ (Scotland)

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی جماعتیں ہیں نمبر ایک پہ اوش کوش (Oshkosh)، پھر سلیکون ویلی (Silicon Valley) پھر سیاٹل (Seattle) پھر ڈیٹرائٹ (Detroit)، سلور سپرنگ (Silver Spring)، یارک (York)، سنٹرل ورجینیا (Central Virginia)، جارجیا (Georgia) اٹلانٹا (Atlanta)، لاس اینجلس ایسٹ (Los Angeles East)، سینٹرل جرسی (Central Jersey)، لارل (Laurel)

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی لوکل امارتیں ہیں بریمٹن (Brampton)، وان (Vaughan)، پیس ویلیج (Peace Village)، کیلگری (Calgary)، وینکوور (Vancouver)، ویسٹن (Westn) اور مسی ساگا (Mississauga)۔ وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی پانچ قابل ذکر جماعتیں ہیں ایڈمنٹن ویسٹ (Edmonton West) نمبر ایک پہ پھر ڈرہم (Durham)، ہملٹن ساؤتھ (Hamilton South)، بریڈفورڈ (Bradford) اور سسکاٹون نارتھ (Saskatoon North)

قربانی کے لحاظ سے انڈیا کی دس بڑی جماعتیں ہیں قادیان پنجاب، حیدرآباد تلنگانہ (Telangana)، پتھا پیریم (Pathapiriyam) کیرالہ، چنائی تامل ناڈو، کالیکٹ کیرالہ، بینگلورو کرناٹک، کلکتہ بنگال، پینگاڑی کیرالہ، کنانور ٹاؤن کیرالہ، یادگیر کرناٹک۔ انڈیا کے صوبہ جات میں قربانی کے لحاظ سے پہلا نمبر ہے کیرالہ کا پھر کرناٹک پھر تامل ناڈو، تلنگانہ، جموں وکشمیر پھر اڑیسہ پھر پنجاب پھر بنگال پھر دہلی اور مہاراشٹر۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے آسٹریلیا کی دس جماعتیں ہیں۔ کاسل ہل (Castle Hill)، ملبرن بیروِک (Melbourne Berwick)، ACT کینبرا (Canberra)، پینرتھ (Penrith)، ملبرن لانگ وارن (Melbourne Long Varren)، مارزڈن پارک (Marsden Park)، ایڈیلیڈ ساؤتھ (Adelaide South)، برزبین لوگان (Brisbane Logan)، برزبین (Brisbane)، پلمپٹن (Plumpton)۔ اور فی کس ادائیگی کے لحاظ سے تسمانیہ (Tasmania)، ACT کینبرا (Canberra)، کاسل ہل (Castle Hill)، ڈاروِن (Darwin)، مارزڈن پارک (Marsden Park)، ملبرن بیروِک (Melbourne Berwick)، سڈنی سٹی (Sydney City)، پرتھ (Perth)، کیمپ بیل ٹاؤن (Cambelltown) اور پیراماٹا (Parramatta)

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ سفر کے بعد حالات بیان کروں تو آئندہ خطبہ میں انشاء اللہ تعالیٰ۔

......☆......☆......☆......

درخواست دعا

مکرم اورنگ زیب راتھر صاحب امیر ضلع پونچھ کی طبیعت بہت خراب ہے۔ جموں کے میڈیکل کالج ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (قاری نواب احمد مینیجر اخبار بدر)

اعلان ولادت اور درخواست دعا

مکرم نور عالم صاحب جماعت احمدیہ جے گاؤں (صوبہ مغربی بنگال) کو مورخہ 22 اکتوبر 2018 کو اللہ تعالیٰ نے بچی کی نعمت سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قدسیہ عالم تجویز فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ زچہ بچہ کی صحت وسلامتی، درازی عمر اور بچی کے نیک صالح خادم دین روشن مستقبل اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید فہیم احمد نیشنل صدر جماعت احمدیہ بھوٹان)

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ بلجیم (ستمبر 2018)

آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ انسان نے اپنی خودغرضیوں کی وجہ سے خود اپنے لئے مشکلات اور مصائب سہیڑے ہوئے ہیں، اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی آفات کا سلسلہ بڑھتا چلا جا رہا ہے، کہیں طوفانوں نے انسانوں کی بربادی کے سامان کئے ہوئے ہیں تو کہیں قحط سالی نے انسانوں کو مصائب اور مشکلات میں گرفتار کیا ہوا ہے، جن سامانوں پر انسان کو بھروسہ تھا وہ تباہ ہو رہے ہیں، پس ایسے میں ایک مومن کو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کی ضرورت ہے

جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کیلئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے

ہم نے اپنے دلوں کو پاک کرنا ہے، دلوں کو پاک کر کے اپنے عملی نمونوں سے اپنے ماحول کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے اپنے گھروں کے ماحول کو پاک صاف رکھنا ہے، اپنے اخلاق کو اعلیٰ کرنا ہے، ہر ایک کو اپنی ذات سے تکلیف پہنچانے کی بجائے سہولت اور آسانیاں پہنچانے کے سامان کرنے ہیں اور ہر شخص تک اسلام اور احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچانا ہے

جلسہ سالانہ بیلجیم سے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز اختتامی خطاب

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

16 ستمبر 2018 (بروز اتوار)

جلسہ سالانہ بلجیم کا تیسرا دن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجے مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ آج جماعت احمدیہ بلجیم کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق 3 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

جلسہ سالانہ بلجیم کی اختتامی تقریب

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کے اختتامی اجلاس کیلئے جونہی سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ پر جوش نعروں سے گونج اٹھی اور احباب نے بڑے ولولہ کے ساتھ نعرے بلند کئے۔ پروگرام کے آغاز سے قبل دو مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرنا تھا۔

☆ سب سے پہلے ممبر یورپین پارلیمنٹ Mrs. Lieve Wicrinck نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ یورپین کمیٹی انڈسٹری، ریسرچ اینڈ اِنرجی کی ممبر بھی ہیں۔ موصوفہ نے کہا: مجھے بہت خوشی ہے کہ آج آپ کے پروگرام میں شمولیت کا موقع ملا ہے۔ مَیں نے آپ کی جماعت سے متعلق اپنی پارٹی کے ممبران سے سُن رکھا تھا۔ آپ کی طرف سے دعوت ملنے کے بعد میں نے مزید ریسرچ کی۔ آپ کی جماعت کو دُنیا میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ اپنی انسانیت کیلئے محبت، خدمتِ خلق کے کاموں اور امن کے پیغام کیلئے جانے جاتے ہیں۔ آپ کی جماعت بلجیم میں اِنٹی گریشن میں بھی مثالی ہے اور نئے سال کے آغاز پر وقارِ عمل کے ذریعہ صفائی کر کے ایک منفرد پراجیکٹ کرتی ہے۔

مَیں بحیثیت یورپین پارلیمنٹ ممبر امن کی کوششوں میں مصروف ہوں۔ ہم نے یورپ میں دو بڑی جنگیں دیکھی ہیں مگر اب ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی اور جنگ ہمیں نہ دیکھنی پڑے۔ آپ کا پیغام اتنا مثالی ہے کہ اگر دنیا کی بڑی طاقتیں اس پر عمل کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ آخر پر دوبارہ آپ کا اور آپ کی جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اور امید رکھتی ہوں کہ ہم امن کی کوششیں جاری رکھیں گے۔

☆ بعد ازاں برسلز کے پولیس کمشنر، چیف پولیس آفیسر Chistane De Konick نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: سب سے قبل مَیں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی جس کی مجھے بڑی خوشی ہے۔ جب 22 مارچ 2016 کو مالبیک کے میٹرو اسٹیشن پر حملہ ہوا تھا تو مَیں اس وقت وہاں انچارج تھا۔ مَیں نے وہ دیکھا جو مَیں کبھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ آپ میں سے کوئی دیکھے۔ لوگوں نے میرے پاؤں میں آ کر دم توڑا۔ مجھے مسلمانوں پر شدید غصہ تھا کہ کوئی انسان مذہب کے نام پر کیسے دوسرے انسان کو قتل کر سکتا ہے۔ مگر آپ کی جماعت کو جان کر، آپ لوگوں سے مل کر اور آج آپ کے جلسہ میں شامل ہو کر میرا مسلمانوں کے متعلق نظریہ بدل گیا ہے۔ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے دوبارہ امن کی راہ دکھائی ہے۔ آپ کے ماٹو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں نے میرے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ آپ کے جلسہ میں مجھے ایک مختلف اسلام دیکھنے کو ملا ہے۔ ایک ایسا اسلام جو امن پسند ہے۔ اس سے مجھے بہت اطمینان حاصل ہوا۔

بعد ازاں 3 بجکر 40 منٹ پر جلسہ کے اختتامی اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد مظہر صاحب مبلغ سلسلہ بلجیم نے کی اور اس کا اُردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد احتشام ہاشمی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

میں سے منتخبہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں مکرم وونی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ ؎

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللهِ وَالْعِرْفَانِ
يَسْعٰى اِلَيْكَ الْخَلْقُ كَالظَّمْآنِ

میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔

تقسیم تعلیمی ایوارڈ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندات اور میڈل عطا فرمائے۔ حضور انور کے دستِ مبارک سے درج ذیل خوش نصیب طلباء نے تعلیمی ایوارڈ حاصل کئے۔

ملک جنید احمد صاحب ابن مکرم ملک بشارت محمود صاحب
A Levels & Sciences
محمد حامد صاحب ابن مکرم محمد رافع قریشی صاحب
Bachelor in Computer Sciences
عدیل احمد صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب
Bachelor in International Business
عدیل الرحمان صاحب ابن مکرم مقصود الرحمان صاحب
Bachelor in Applied Informatics
تیمور احمد سعید صاحب ابن مکرم مسعود احمد سعید صاحب
Master of Business Administration
ڈاکٹر باجوہ نعمان احمد صاحب ابن مکرم باجوہ محمد بوٹا صاحب
Master in Medicine
سِکدر محمود صاحب ابن مکرم سِکدر ماہروف صاحب
Bachelor in Computer Sciences
طیب احمد بھٹی صاحب ابن مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب
A Levels - Sciences
احمد شہزاد صاحب ابن مکرم منصور احمد صاحب
A Levels - Sciences & Mathematics
شاہ زین صاحب ابن مکرم منصور احمد صاحب
Bachelor in Civil Engineering
وحید احمد صاحب ابن مکرم واصف احمد بھٹی صاحب
A Levels - Sciences & Mathematics
مبین احمد گل صاحب ابن مکرم چوہدری طاہر گل صاحب
A Levels - Sciences & Mathematics
جاذب احمد صاحب ابن مکرم ادریس احمد صاحب
A Levels - Modern Languages & Sciences
محمد فیضان صاحب ابن مکرم محمد ارشاد صاحب
Bachelor of Law
لقمان کریم صاحب ابن مکرم کریم اللہ صاحب
A Levels - Business Management
احمد احسان صاحب ابن مکرم نور الدین احمد صاحب
Master of Law
احتشام ہاشمی صاحب ابن مکرم رفیق ہاشمی صاحب
A Levels - Sciences & Mathematics
خرم شہزاد ملک صاحب ابن مکرم ملک محمد اطہر صاحب
Bachelor of Law
رانا طلحہ صاحب ابن مکرم رانا زبیر احمد صاحب
Bachelor in Business Management
ڈاکٹر ادریس صاحب ابن مکرم رفیق احمد صاحب
Master of Medicine
Master in Medical & Pharmaceutical Research
سلطان احمد بٹ صاحب ابن مکرم ہمایوں بٹ صاحب
Bachelor in Electronic Engineering
تمثیل احمد صاحب ابن مکرم فرخ احمد صاحب
A Levels - Greek & Mathematics
احمد ذیشان محی الدین صاحب ابن مکرم نور الدین احمد صاحب
Bachelor of Medicine
کرشن احمد صاحب ابن مکرم عزیز احمد صاحب
Bachelor of Technology Electronics and Telecom
بہزاد اقبال صاحب ابن مکرم پرویز اقبال صاحب
A Levels - Economy & Modern Languages
عمران سعید صاحب ابن مکرم محمد سعید صاحب
A Levels - Morden Languages and Sceinces
نبیل احمد صاحب ابن مکرم مبشر احمد صاحب
Certified Information Systems Security Professional
تسلیم احمد رضا صاحب ابن مکرم نعیم اے شاہین صاحب
Master in Industrial Sciences
سرمد اکبر احمد صاحب ابن مکرم اکبر احمد صاحب
A Levels - Mordern Languages and Sceinces
محمد بلال خان صاحب ابن مکرم مادامے احسان سکندر صاحب
انوش اقبال صاحب ابن مکرم محمد اقبال صاحب
A Levels - Informatics and Netwowrking

تعلیمی ایوارڈ کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم میں کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس "مجلس Antwerpen" کو علم انعامی عطا فرمایا۔ بعد ازاں 4 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور

انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس زمانے میں جبکہ دنیا میں ہر طرف افراتفری کا عالم ہے، کسی کو سمجھ میں نہیں آرہا کہ کس طرف جائیں، کس کو اپنا رہنما بنائیں، کیا کریں جن سے مشکلات دُور ہوں؟ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ہماری رہنمائی کیلئے پوشیدہ راستہ دکھانے کیلئے خدا تعالیٰ سے ملانے کیلئے مخلوق کے حق ادا کرنے کیلئے، اپنے جس فرستادے کو بھیجا اسے قبول کریں۔ پس اس قبولیت کا حق تبھی ادا ہوگا جب ہم اس رہنما سے رہنمائی حاصل کریں۔ اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں ورنہ اس قبولیت کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ انسان نے اپنی خودغرضیوں کی وجہ سے خود اپنے لئے مشکلات اور مصائب سہیڑے ہوئے ہیں۔ اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی آفات کا سلسلہ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ کہیں طوفانوں نے انسانوں کی بربادی کے سامان کئے ہوئے ہیں تو کہیں قحط سالی نے انسانوں کو مصائب اور مشکلات میں گرفتار کیا ہوا ہے۔ جن سامانوں پر انسان کو بھروسہ تھا وہ تباہ ہو رہے ہیں۔ پس ایسے میں ایک مومن کو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کی ضرورت ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ دکھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے کو بھیجا ہے جنہوں نے مختلف طریقوں سے، مختلف ذریعوں سے، مختلف الفاظ میں مختلف باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ یہ رہنمائی جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر مشتمل ہے اگر ہم اس پر عمل کرنے والے ہوں تو یہ ہمیں ہر قسم کی آفات سے بچانے اور ہماری زندگی کے سامان کرنے کیلئے ایک ایسا ذریعہ ہے جو ہمیشہ کیلئے جاری رہنے والا ہے اور بہترین نتائج پیدا کرنے والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پیش کرونگا جو آپ نے مختلف مواقع پر اپنی جماعت کو نصائح کرتے ہوئے فرمائے اور جماعت سے یہ توقع رکھی کہ وہ ان ارشادات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والی ہو اور ان میں بڑے درد سے جماعت کو عمل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے تا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنے رہیں اور مصائب اور ابتلاؤں سے بچیں، ان مشکلات اور مصائب سے بچیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے آتی ہیں۔ حقیقی احمدی ہوں اور بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متبعین میں تقویٰ پیدا کرنے کیلئے کتنا درد رکھتے تھے تاکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچائیں اور سچا مومن بنائیں اس بات کا اندازہ آپ کے اس ارشاد سے ہوتا ہے۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: کل یعنی 22 جون 1899ء بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ فرمایا: اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ مَیں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کرلے۔ پھر فرمایا کہ مَیں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہوجاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ فرمایا کہ جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے، خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہوسکتی۔ فرمایا: تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحف مقدسہ اور توریت اور انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار فرمادیا۔ فرمایا: مَیں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کروں اور بعض دینی کام انہیں سپرد کروں اور پھر مَیں دُنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مردار دنیا کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کروں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس درد کو ہمیں سمجھنا چاہئے۔ آپ کی دعاؤں کا وارث بننا ہے تو اس کو سمجھے بغیر اور آپ کی خواہش کے مطابق زندگی گزارے بغیر نہیں بنا جاسکتا۔ پس ہر احمدی کو اس درد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر متقی کی علامات کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے کہ ایک متقی کی کیا علامات ہونی چاہئیں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ تقویٰ و طہارت کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اسکے کاموں کا خود متکفل ہوجاتا ہے جیسا کہ فرمایا وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ○ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کیلئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے۔ یہ محاورۃً ترجمہ ہے۔ اس کے ساتھ اسکی تشریح فرمارہے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کیلئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کیلئے ایسی روزی کے سامان پیدا کردیتا ہے کہ اسکے علم و گمان میں بھی نہ ہوں یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ بلاوجہ کی دنیاوی خواہشات اسکے دل میں پیدا نہیں ہوتیں۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا اس لیے وہ دروغ گوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کیلئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہوجاتا ہے اور اسے ایسے مواقع سے بچالیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔'' یعنی جو مواقع سچائی بولنے سے روکنے والے ہوں، جو سچ بولنے سے روکنے والے ہوں اللہ تعالیٰ ان سے متقی کو محفوظ رکھتا ہے۔ فرمایا کہ ''یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا اور جب رحمٰن خدا نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔ فرماتے ہیں ''یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر پہ بھروسہ کروگے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ''اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ پر توکل کرتے ہیں وہ ان کیلئے کافی ہوجاتا ہے۔ فرمایا ''جو اسکے پہلے مخاطب تھے وہ اہل دین تھے۔ انکی ساری فکریں دینی امور کیلئے تھیں۔ اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں۔ پس ایک متقی اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والا ہوتا ہے اور اگر اپنے کاموں کیلئے اپنی چالاکیوں اور ہوشیاریوں پر زیادہ بھروسہ ہو تو پھر اس میں تقویٰ نہیں کہلاسکتا۔

پھر اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو۔ اللہ تعالیٰ کی بڑی عظیم ہستی ہے اس کو ہمیشہ یاد رکھو اور خوف کھاتے رہو۔'' تمہارے دل میں خوف ہونا چاہئے۔ خوف اس لیے کہ پہلے بتادیا کہ اللہ تعالیٰ پیار کرنے والا ہے۔ پس متقی جو ہے وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرتا ہے اور یہ خوف رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض نہ ہوجائے۔ فرمایا ''اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کردیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے۔''

پھر آپ علیہ السلام اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ انسان کا ہر فعل خدا تعالیٰ کی منشا کے مطابق ہونا چاہئے کیونکہ یہی حقیقی نیکی اور تقویٰ ہے لیکن کب انسان کا ہر فعل خدا کی منشا کے مطابق ہوتا ہے، فرماتے ہیں: ''بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا ہے اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشا کے مطابق ہوتا ہے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یعنی جذبات نفس سے پاک ہونا، نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلنا اور خدا کے ارادے کیا ہیں وہی جس کا پہلے ذکر ہوگیا کہ قرآن کو دیکھو، قرآن کے مطابق چلو۔ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں احکامات دیئے ہوئے ہیں اوامر و نواہی ہیں، کرنے اور نہ کرنے کے حکم ہیں، ان کو دیکھو اور ان پر عمل کرو۔ فرمایا ''جہاں لوگ ابتلا میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادے سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصہ میں آکر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہوجاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں، فوجداریاں ہوجاتی ہیں مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہوگا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو دیکھے بغیر وہ کوئی کام نہیں کرے گا اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ، کہ کوئی تر یا خشک چیز نہیں مگر اس کا ذکر روشن کتاب میں ہے۔'' یعنی کوئی ایسی بات ہے ہی نہیں جس کا ذکر قرآن کریم میں نہ ہو۔ کوئی انسانی زندگی میں ایسا موقع آتا ہی نہیں یا آئے گا ہی نہیں یا اسکا امکان ہے ہی نہیں کہ وہ ایسا موقع آئے یا ایسی بات ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی جس کے بارے میں کرنے یا نہ کرنے کا حکم نہ دے دیا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس قرآن کریم میں ہر ایک مومن کی رہنمائی ہے فرمایا ''سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے۔ لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اسکے ایمان کا اندازہ نہیں ہے۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من عادلی ولیاً فقد اٰذنتہ بالحرب کہ جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔'' یہ حدیث ہے۔ اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے جسکا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اسکا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہوگا۔ پس انسان کیلئے کوئی راستہ نہیں مصائب و مشکلات سے بچنے کا سوائے اسکے کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکے اور خدا تعالیٰ کو اپنا معاون و مددگار بنائے۔ حالات ایسے ہوں جہاں ہر طرف انسان مشکلات میں گھرا ہو۔ جنگوں کے بھی خطرے ہیں۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ کس طرح بچا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شعر میں اس کا ذکر کردیا ہے۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ سے پیار رکھنا ضروری ہے۔ پھر اپنی بیعت میں آنے کے حوالے سے افراد جماعت کو تقویٰ پر چلنے کی نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''ہماری جماعت کے لیے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی روبہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔'' فرمایا ''آپ جانتے ہیں

کلامُ الامام

''علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے
بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے''
(ملفوظات، جلد1، صفحہ 195)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

''شہادت کا ابتدائی درجہ
خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے''
(ملفوظات، جلد4، صفحہ 423)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے تو خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کیلئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کیلئے دکھ نہ اُٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے، گناہوں کا کمزوریوں کا ایک داغ دل پر پڑتا ہے اور اگر اس کا علاج نہ کرو گے تو وہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا جائے گا۔ فرمایا کہ ’’صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں‘‘ جو چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں اگر ان کو توجہ نہیں دو گے، سستی دکھاؤ گے تو وہ بڑے گناہ بن جاتے ہیں۔ بظاہر جو چھوٹے لگنے والے گناہ ہیں۔ فرمایا کہ ’’صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔‘‘ بعض کمزوریاں ہیں، بعض چیزیں انسان سمجھتا ہے کہ کوئی بات نہیں معمولی سی چیز ہے۔ فرمایا کہ معمولی نہ سمجھو یہی بڑا گناہ بن جائے گی اور پھر جس طرح ایک داغ منہ کو سیاہ کر دیتا ہے یہ بڑا گناہ بن کے تمہیں سیاہ کر دے گا۔ اگر چھوٹی چھوٹی برائیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کی طرف توجہ نہ دی تو یہ بڑے گناہ بن جائیں گے اور اس کی وجہ سے انسان کا کل چہرہ بھی سیاہ ہو جائے گا۔ دل بھی سیاہ ہو جائے گا۔ فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔‘‘ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ بڑا رحم کرنے والا ہے، بہت کرم کرنے والا ہے، بڑی مہربانی کرنے والا ہے، بڑا نوازنے والا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ بڑا قہار بھی ہے۔ منتقم بھی ہے۔ جو گناہ کرنے والے ہیں ان کو سزا بھی دیتا ہے۔ فرمایا کہ ’’ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔‘‘ دعویٰ یہ کر رہے ہو کہ ہم بیعت میں آ گئے، ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مان لیا، ہم نے دنیا کو دین سکھانا ہے، ہم نے دنیا پر اسلام کے غلبہ کیلئے ہر کوشش کرنی ہے۔ لیکن اگر عمل نہیں تو صرف یہ منہ کی باتیں ہیں۔ فرماتے ہیں کہ پھر تم اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بھڑکانے والے ہو۔ فرمایا ’’پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کیلئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے۔‘‘ فرمایا ’’جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کیے گئے۔ جیسے چنگیز خان اور ہلاکو خان نے مسلمانوں کو تباہ کیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں سے وعدہ تو یہ تھا کہ اگر تم پر کوئی حملہ کرے گا، تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو میں تمہاری مدد کروں گا لیکن کیا ہوا مسلمان کافروں سے ہزیمت اُٹھانے والے بن گئے۔ اس لیے کہ ان کے عمل نہیں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ’’حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے۔ آج کل بھی اس زمانے میں ہم یہی دیکھ رہے ہیں۔ ہر مسلمان حکومت کسی نہ کسی رنگ میں غیر مسلم حکومتوں کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہے۔ ان سے مدد کے طالب ہیں اور ان کی مدد سے پھر اپنے مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں، معصوموں کو قتل کر رہے ہیں۔ بچوں کو قتل کر رہے ہیں۔ عورتوں کو قتل کر رہے ہیں۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا اسلام کی یہ تعلیم تھی کہ معصوموں کو قتل کرو؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمت للعالمین تھے۔ اب یہ نمونے دکھائے جا رہے ہیں تو اس کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے کہ پھر غیر مسلم بڑی حکومتیں، بڑی طاقتیں بھی ان سے اپنی شرائط منوا رہی ہیں اور جو وہ چاہتی ہیں وہ کرتی ہیں اور ان کے جو ذرائع ہیں، قدرتی وسائل ہیں، جو دولتیں ہیں ان پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ فرمایا ’’اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ زبان لا الٰہ الا اللہ تو پکارتی ہے لیکن ان کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل روبہ دنیا ہیں تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ’’اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بہت سوچنے والی بات ہے، بہت غور کرنے والی بات ہے، بہت فکر والی بات ہے کہ اپنے دل کو ٹٹولیں۔ ہر ایک اپنے دل کو ٹٹول سکتا ہے اگر دل ناپاک ہے تو پھر جتنی مرضی اچھی باتیں کر رہے ہوں خدا کی نگاہ میں اسکی کوئی حیثیت نہیں۔ فرمایا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا بلکہ یہی نہیں کہ صرف حیثیت نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والے ہوں گے۔ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ پس فرمایا ’’پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لیے کہ تخم ریزی کی جائے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے‘‘ فرمایا ’’اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے وہ غنی ہے وہ پرواہ نہیں کرتا۔ فرمایا کہ ’’دیکھو بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی۔ ہر طرح کی فتح کی امید تھی۔ اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ تھا کہ میں فتح دوں گا لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورت الحاح کیا ہے؟ اتنا رونے کی ضرورت کیا ہے۔ اتنا پریشان ہونے کی ضرورت کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ذات غنی ہے یعنی ممکن ہے کہ وعدہ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں کوئی ایسی شرطیں ہوں جو مجھ پر ظاہر نہ ہوئی ہوں اور یا تم لوگوں سے متعلق ہوں اور وہ پوری نہ ہو رہی ہوں تو پھر یہ ضروری ہے کہ میں دعا کروں اور اپنی بشری کمزوریوں کا بھی اور تم لوگوں کی کمزوریوں کیلئے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو تا کہ فتح یقینی فتح میں بدل جائے۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس یہ ہے وہ گُر جسے ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ ہر وقت یہ خیال رہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی وعدہ ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں تجھے غلبہ دوں گا، تیری جماعت کو پھیلاؤں گا لیکن اسکے ساتھ یہ شرائط بھی ہیں کہ ہمارے عمل بھی اسکے مطابق ہونے چاہئیں۔ پس ہمیں یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی، پس اتنا ہی کافی ہے۔ نہیں! بلکہ اسکے ساتھ عمل کرنے پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق چلنے کی حتی المقدور کوشش کرنی پڑے گی تبھی ہم خدا تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں۔ تبھی وہ ہمیں مشکلات سے نکالنے کے راستے بھی دکھائے گا اور پھر ایسے راستے دکھائے گا جو ہماری سوچ سے بھی بالا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پھر اخلاقی ترقی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’پس ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں کیونکہ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی ان پر سختی کرے تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔‘‘ کسی قسم کا سختی سے جواب نہیں دینا، انتقام نہیں لینا۔ فرماتے ہیں ’’انسان میں نفس بھی ہے اور اسکی تین قسمیں ہیں۔ امارہ، لوامہ اور مطمئنہ۔ امارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوشوں کو سنبھال نہیں سکتا اور اندازے سے نکل جاتا ہے اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے۔ یہ نفس امارہ ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر بدلے لینے کیلئے تیار ہو جاتا ہے، لڑائیوں کیلئے تیار ہو جاتا ہے، گالی دینے پر تیار ہو جاتا ہے لیکن حالت لوامہ میں اپنے آپ کو سنبھال لیتا ہے۔‘‘

فرماتے ہیں ’’مجھے ایک حکایت یاد آئی کہ جو سعدی نے بوستاں میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی بچی بھی وہاں تھی۔ وہ بولی آپ نے کیوں نہیں اسے کاٹ کھایا؟ اس بزرگ نے جواب دیا کہ ’’بیٹی انسان سے کت پن نہیں ہوتا‘‘ یہ کتے کی فطرت ہے کہ اس نے کاٹنا ہے۔‘‘ انسان کتا نہیں، انسان تو انسان ہے۔ اس نے تو اپنی عقل سے کام لینا ہے۔ فرمایا کہ ’’اسی طرح سے انسان کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی کت پن کی مثال صادق آئے گی۔ خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئی ہیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا مگر انکو اَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْن، کہ جاہلوں سے اعراض کرو، ان سے منہ پھیر لو، اس کا ہی خطاب دیا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خلق مجسم ذات نے اسکے مقابلے میں کیا کیا؟ ان کیلئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح سلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔ غرض یہ صفت لوامہ کی ہے جو انسان کشمکش میں بھی اصلاح کر لیتا ہے۔ روزمرہ کی بات ہے اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے جس قدر اس سے اعراض کرو گے اس قدر عزت بچا لو گے اور جس قدر اس سے مڈبھیڑ اور مقابلہ کرو گے تباہ ہو جاؤ گے اور ذلت خرید لو گے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’نفس مطمئنہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا اور ماسوا اللہ سے بکلی انقطاع کر لیتا ہے‘‘ جب نفس مطمئنہ پر پہنچ جاتا ہے تو دنیا سے اپنے آپ کو کاٹ لیتا ہے اور یہ آخری مقام ہے۔ وہ دنیا میں چلتا پھرتا ہے اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا جہاں وہ ہوتا ہے وہ دنیا اور ہی ہوتی ہے وہاں کا آسمان اور زمین اور ہی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے اندر نمایاں تبدیلی دیکھنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں اگر ایک شخص بھی زندہ طبیعت کا نکل آوے تو کافی ہے۔ میں یہ بات کھول کر بیان کرتا ہوں کہ میرے مناسب حال یہ بات نہیں ہے کہ جو کچھ میں آپ لوگوں کو کہتا ہوں میں ثواب کی نیت سے کہتا ہوں۔ نہیں میں اپنے نفس میں انتہا درجہ کا جوش اور درد پاتا ہوں گو وہ وجوہ نامعلوم ہیں۔‘‘ وجوہات مجھے نہیں پتا کیا ہیں۔ لیکن مجھے تم لوگوں کیلئے جوش بہت ہے۔ مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ جوش ایسا ہے کہ میں رک نہیں سکتا۔ فرماتے ہیں ’’میں مخفی تبدیلی نہیں دیکھنا چاہتا‘‘ یہ نہیں کہ چھپی ہوئی تبدیلیاں تمہارے اندر ہوں۔ تبدیلیاں ایسی ہوں جو ظاہر ہوں، جو روشن ہوں۔ جو نظر آئیں۔ فرمایا ’’نمایاں تبدیلی مطلوب ہے تا کہ مخالف شرمندہ ہوں اور لوگوں کے دلوں پر یک طرفہ روشنی پڑے اور وہ ناامید ہو جاویں کہ یہ مخالف ضلالت میں پڑے ہیں۔ دنیا کو مخالفین کو ایسی تبدیلی نظر آئے۔ تکبر پیدا کرنے کیلئے نہیں بلکہ اسلام کی اشاعت کیلئے۔ اسلام کی تبلیغ کیلئے۔ اپنے عملی نمونے دکھانے کیلئے۔ دنیا کو یہ بتانے کیلئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بیعت میں آئے ہیں تو ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں تا کہ لوگوں کو بھی اس طرف آنے کا رجحان پیدا ہو۔

پھر آپ فرماتے ہیں ’’جماعت کو آخرت پر نظر رکھنی چاہئے۔ دیکھو لوط وغیرہ قوموں کا کیا انجام ہوا؟ ہر ایک کو لازم ہے کہ دل اگر سخت بھی ہو تو اس کو ملامت کر کے خشوع و خضوع کا سبق دے۔ اگر کسی کا دل بہت ہی سخت ہے تب بھی تم لوگ اس کو سمجھاؤ کہ یہ غلط باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ ہماری جماعت کیلئے بہت ضروری ہے کیونکہ ان کو تازہ معرفت ملی ہے۔‘‘ دنیا کو سمجھانا، عقل دینا اور آگ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍اپریل 2015)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جا سکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19؍جون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

میں گرنے سے بچانا، تباہ ہونے سے بچانا یہ ہماری جماعت کا کام ہے۔ اس لیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہمیں وہ معرفت عطا ہوئی ہے جو یقینا چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر قرآن کریم کی صورت میں اتری تھی لیکن اس کو مسلمانوں کے عمل نے چھپا دیا تھا اور یہ معرفت ہمیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانے میں نکھار کر عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ اگر کوئی دعویٰ تو معرفت کا کرے مگر اس پر چلے نہیں تو یہ لاف وگزاف ہی ہے۔

اس لئے ہماری جماعت دوسروں کی غفلت سے خود غافل نہ رہے اور ان کی محبت کو سرد دیکھ اپنی محبت کو ٹھنڈا نہ کرے۔ انسان بہت تمنائیں رکھتا ہے۔ غیب کی قضا وقدر کی کس کو خبر ہے کب کیا وقت آجانا ہے۔ آرزوؤں کے موافق زندگی کبھی نہیں چلتی یہ کبھی نہیں ہوا کہ انسان جو خواہش کرے اس خواہش کے مطابق زندگی ہو۔ آرزوؤں کا سلسلہ اور ہے اور قضا وقدر کا سلسلہ اور ہے۔'' انسان بڑی خواہشیں رکھتا ہے کہ میری اتنی عمر ہو، اتنی زندگی پاؤں اور دنیا میں اتنا رہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے اپنے فیصلے ہیں وہ اس کے مطابق چلتا ہے اور یہی سلسلہ سچا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے ہیں وہی سچ نکلتے ہیں اور انسان کی آرزوئیں ختم ہو جاتی ہیں، غلط ہو جاتی ہیں، جھوٹ ہو جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر حکومت کے قوانین اور عمومی اخلاق کے بارے میں بھی آپ علیہ السلام نے جماعت کو نصیحت فرمائی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ''ہر ایک سے نیک سلوک کرو۔'' ایک احمدی کیلئے اعلیٰ اخلاق بھی ایک بہت ضروری چیز ہے اور یہ اعلیٰ اخلاق ہی ہیں جو دنیا پر ایک نمونہ بھی ظاہر کرتے ہیں۔ فرمایا ''ہر ایک سے نیک سلوک کرو۔ حکام کی اطاعت اور وفاداری ہر مسلمان کا فرض ہے۔ وہ ہماری حفاظت کرتے ہیں اور انہوں نے ہر قسم کی مذہبی آزادی ہمیں دے رکھی ہے۔ میں اس کو بڑی بے ایمانی سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری سچے دل سے نہ کی جائے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہاں آنے والے لوگ جنکی یہاں کی حکومت حفاظت بھی کر رہی ہے۔ ابھی چیف پولیس انسپکٹر نے بھی جس طرح ذکر کیا کہ ان کے دل میں مسلمانوں کے عمل سے ایک کدورت پیدا ہوئی تھی لیکن پھر احمدیوں کو دیکھ کر وہ دُور ہوگئی اور آج ان کے دل میں اسلام کی قدر ہے اور اسی وجہ سے وہ مسلمانوں کی حفاظت بھی کرنا چاہتے ہیں، احمدیوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں اور ہر قسم کا تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ پس عمومی طور پر حکومت کے لوگ جو یہ کام کر رہے ہیں، یہاں رہنے والوں کو services دے رہے ہیں، خدمات سرانجام دے رہے ہیں اس کا تقاضا ہے کہ ہم قانون کے پابند ہوں اور ان حکام کی اطاعت کریں۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں۔ میں نے شاید انسپکٹر کہا تھا۔ یہ پولیس کمشنر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ہر ایک سے ہمدردی کے بارے میں اور اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھانے کے بارے میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ''میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں اور میرے کان میں ان کی آواز پہنچ جائے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کیلئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔'' پھر آپ علیہ السلام نے اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری میرے ساتھ تھے۔ وہ ذرا آگے تھے میں پیچھے تھا۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ستر پچھتر سال کی ملی، ضعیف عورت تھی۔ اس نے ایک خط اس پٹواری کو پڑھنے کو دیا مگر اس نے اسکو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر اس پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔ پس اعلیٰ اخلاق کا یہ تقاضا ہے کہ ہر غریب سے غریب کی بھی خدمت کی طرف ہمیں توجہ رہنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر میں آپ کا ایک اور حوالہ پیش کروں گا جس میں آپ علیہ السلام نے بڑی درد انگیز نصیحتیں فرمائی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ''جو شخص اپنے ہمسائے کو اپنے اخلاق میں تبدیلی دکھاتا ہے کہ پہلے کیا تھے اور اب کیا ہے وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے۔ اس کا اثر ہمسائے پر بہت اعلیٰ درجہ کا پڑتا ہے۔ ہماری جماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا ترقی ہوگئی ہے اور تہمت لگاتے ہیں کہ یہ لوگ تو افترا اور غیظ وغضب میں مبتلا ہیں۔ کیا یہ ان کیلئے باعث ندامت نہیں ہے کہ انسان عمدہ سمجھ کر اس سلسلہ میں آیا تھا جیسا کہ ایک رشید فرزند اپنے باپ کی نیک نامی ظاہر کرتا ہے کیونکہ بیعت کرنے والا فرزند کے حکم میں ہوتا ہے۔ پس اگر ان غیروں کا یہ افترا ٹھیک ہے تو بیعت کرنے والوں کیلئے شرم کی بات ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جیسے کہ ایک رشید فرزند، ایک نیک بچہ، کسی کا ایک لڑکا جو اپنے باپ کی نیک نامی ظاہر کرتا ہے کیونکہ بیعت کرنے والا فرزند کے حکم میں ہوتا ہے۔ جب بیعت کر لی تو اسی طرح ہو گئے جس طرح تم کسی باپ کے بیٹے بن گئے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کو امہات المومنین کہا ہے گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عامۃ المومنین کے باپ ہیں۔ آپ علیہ السلام نے یہ وضاحت فرمائی کہ جسمانی باپ زمین پر لانے کا موجب ہوتا ہے، اس کی وجہ سے یعنی عورت اور مرد کے ملاپ کی وجہ سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور ایک انسانی روح اور جسم زمین پر آتا ہے اور حیات ظاہری کا باعث بنتا ہے مگر روحانی باپ آسمان پر لے جاتا اور روحانی باپ اس مرکزی اصل کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کو لے کر جاتا ہے اور وہی اصلی مرکز ہے جس کی طرف وہ رہنمائی کرتا ہے۔ فرمایا کہ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے، طوائف کے ہاں جاوے اور قمار بازی کرتا پھرے۔ شراب پیوے یا اور ایسے افعال قبیحہ کا مرتکب ہو جو باپ کی بدنامی کا موجب ہوں۔ اگر کوئی باپ پسند کرتا ہے کہ اسکے بیٹے میں یہ ساری برائیاں ہوں۔ فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ کوئی آدمی ایسا نہیں ہوسکتا جو اس فعل کو پسند کرے لیکن جب وہ ناخلف بیٹا ایسا کرتا ہے تو پھر زبان خلق بند نہیں ہوسکتی لیکن اگر ایسا بیٹا کوئی ایسی حرکتیں کرے اور لوگوں کو پتا ہو تو پھر تم لوگوں کی زبانیں بند نہیں کر سکتے۔ وہ بیٹے میں بھی اور باپ میں بھی برائیاں نکالیں گے، کیڑے نکالیں گے۔ باپ کو بھی بدنام کریں گے۔ لوگ اس کے باپ کی طرف نسبت کر کے کہیں گے کہ یہ فلاں شخص کا بیٹا فلاں بدکام کرتا ہے۔ پس وہ ناخلف بیٹا خود ہی باپ کی بدنامی کا موجب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اسکے خلاف کرتا ہے تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوتا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آجائے گا۔ وہ صرف اپنے آپ کو ہی ہلاکت میں نہیں ڈالتا بلکہ وہ دوسروں کیلئے ایک برا نمونہ ہو کر انکو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ بات یاد رکھیں کہ تقویٰ دلوں میں پیدا ہو۔ ہم نے اپنے دلوں کو پاک کرنا ہے۔ دلوں کو پاک کر کے اپنے عملی نمونوں سے، اپنے ماحول کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے، اپنے گھروں کے ماحول کو پاک صاف رکھنا ہے۔ اپنے اخلاق کو اعلیٰ کرنا ہے۔ ہر ایک کو اپنی ذات سے تکلیف پہنچانے کی بجائے سہولت اور آسانیاں پہنچانے کے سامان کرنے ہیں اور ہر شخص تک اسلام اور احمدیت کا حقیقی پیغام پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے اور ہم سب اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے مطابق، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہم کبھی ان لوگوں میں شامل نہ ہوں یا ہماری طرف لوگ اس طرح اشارہ نہ کریں کہ احمدی ہو کر انہوں نے احمدیت کو بدنام کر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو بدنام کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ تقویٰ پر چلنے والا بنائے رکھے اور ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کیلئے کی ہیں۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: ان کی ٹوٹل حاضری تین ہزار آٹھ سو اٹھہتر ہے اور 24 ملکوں کی یہاں نمائندگی ہے۔ ان ملکوں کی نمائندگی کی وجہ سے ان کی تعداد اتنی ہوگئی ہے۔ بلجیم کے لوگوں کی جو حاضری ہے وہ تقریباً سترہ سو پچھتر ہے اور دو ہزار تین سو مہمان ہیں۔ چھوٹی جماعتوں میں یہی ہوتا ہے کہ مہمان مقامی لوگوں سے بڑھ جاتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ سب حاضرین کو ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعودؑ نے کی ہیں اور خیریت سے آپ لوگوں کو اپنے گھروں میں لے کر جائے۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ سب سے پہلے عرب احباب کے گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ **یاقلبی اذکر احمد، عین الھدیٰ مفنی العداء** ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ اسکے بعد افریقن احباب پر مشتمل گروپ نے اپنے مخصوص انداز میں اپنا پروگرام پیش کیا اور کلمہ طیبہ کا ورد کیا۔ بعد ازاں بنگالی احباب پر مشتمل گروپ نے اپنا ترانہ پیش کیا اور پھر اطفال پر مشتمل گروپ نے اپنا پروگرام پیش کیا۔ بعد ازاں واقفین نو پر مشتمل گروپ نے ''لبیک یا امامنا لبیک سیدی'' ترانہ پیش کیا۔ آخر پر خدام کے گروپ نے خلافت سے عہد ووفا کے حوالہ سے ایک نظم پیش کی اور اسکے بعد جامعہ احمدیہ یو.کے میں تعلیم حاصل کرنے والے بلجیم کے طلباء نے ترانہ پڑھا اور پھر اس پروگرام کا اختتام حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ''ہے دست قبلہ نما لا الہ الاّ اللہ'' سے کیا۔

جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام ہو پہنچا احبا جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اٹھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل عشق ومحبت اور فدائیت کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے احباب کو السلام علیکم کہا اور جلسہ گاہ سے باہر تشریف لے آئے۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب (فضل عمر ہسپتال ربوہ) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ڈاکٹر صاحب سے گفتگو فرمائی اور واپسی کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ بعد ازاں موصوف نے مشن ہاؤس آکر بھی شرف ملاقات پایا۔ جلسہ گاہ سے روانہ ہو کر 6 بجکر 10 منٹ پر حضور انور کی مشن ہاؤس بیت السلام آمد ہوئی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 7 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 22 فیملیز اور 12 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ (سورۃ البقرہ:187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (سورۃ البقرہ:279)

اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

Prop. AFZAAL A SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

سعادت پائی۔ مجموعی طور پر ملاقات کرنے والوں کی تعداد یکصد سے زائد تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ آج ملاقات کرنے والوں میں بلجیم کی 8 جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز کے علاوہ ملک فرنچ گیانا سے ایک نومبائعین خاتون Linda Dilaire صاحبہ نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کسی بھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کا یہ میرے لئے پہلا موقع تھا۔ یہاں لجنہ نے میرا بہت خیال رکھا جس کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہے۔ مجھے جلسہ میں تقاریر سننے کا موقع ملا۔ ان تقاریر نے میرے ایمان کو مضبوط کیا۔ میں یہ بات یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ اس جلسہ سے میری روحانیت میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ یہاں جلسہ کے ماحول اور لوگوں کے آپس کے میل ملاپ کو دیکھ کر ایسا لگا جیسے یہ ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔

میرا ایک مقصد جلسہ میں شامل ہونے کا یہ بھی تھا کہ حضور انور کا دیدار کرتی اور مجھے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا۔ میں نے حضور انور کا دیدار کیا اور شرف ملاقات پایا۔ حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ میں نے بہت کچھ پایا اور انشاء اللہ آئندہ بھی جلسہ میں شامل ہوں گی۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 21 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم محمد طاہر، خواجہ ذیشان طارق، حمزہ بن سعد، افراز خان، طاہر احمد، فاتح خالق، مدبر احمد، سفیر احمد، دانیال احمد، ذیشان احمد، سلمان خلیل۔

عزیزہ فریحہ قدوس، ہبہ عاطف، رمیہ نور، بارعہ تحسین، سبیکہ احمد، عیشا احمد، نایاب شکور، رخسار بشیر، درّ مکنون، Taiel احمد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ بلجیم کا یہ 25واں جلسہ سالانہ تھا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ قبل ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14 سال قبل سال 2004 میں بلجیم کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی تھی۔ اس وقت جلسہ سالانہ مشن ہاؤس کے احاطہ میں لگائی جانے والی مارکی میں ہوا تھا اور اس جلسہ کی حاضری 980 تھی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال 2018 کے جلسہ سالانہ بلجیم میں شامل ہونے والوں کی تعداد 4 ہزار کے لگ بھگ تھی اور جلسہ کے انتظامات کیلئے وسیع وعریض ہال حاصل کئے گئے۔ بلجیم کی تمام 14 جماعتوں سے احباب جماعت جلسہ میں شامل ہوئے۔ اسکے علاوہ اس جلسہ میں بلجیم جماعت کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دنیا کے مختلف ممالک سے احباب جماعت اور فیملیز 2 ہزار سے زائد کی تعداد میں شامل ہوئے۔ درج ذیل ممالک سے احباب شامل ہوئے: کینیڈا، فرانس، جرمنی، ہالینڈ، آئرلینڈ، یو.کے، سویڈن، پولینڈ، ناروے، یو.ایس.اے، انڈونیشیا، پاکستان، غانا، گیمبیا، مالی، نائیجر، لائبیریا، یوگنڈا، ٹوگو، تنزانیہ، ماریشس، فرنچ گیانا، مایوٹی آئی لینڈ، گوادے لوپ، انڈیا، یو.اے.ای، کانگو کنشاسا، کانگو برازاویل۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادراہ تقوی ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18/اگست 2018 بروز ہفتہ 12 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم سید حسنات احمد صاحب ابن مکرم سید لطیف احمد شاہ صاحب (دارالنصر شرقی ربوہ، حال بلیک پول یو.کے)

15 اگست 2018ء کو 44 سال کی عمر میں اچانک ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم سید بشیر احمد شاہ صاحب (آف دارالنصر شرقی ربوہ) کے پوتے تھے۔ پریسٹن (یو.کے) میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، اطاعت گزار، مہمان نواز، خلافت کے ساتھ محبت کا گہرا تعلق رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی بعمر 6 سال اور ایک بیٹا بعمر 4 سال یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ فرحت حمید صاحبہ

(اہلیہ مکرم چوہدری حمید اللہ وڑائچ صاحب، سرگودھا)

4/اگست 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری حاکم علی صاحب کی بہو تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گذار بہت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو نواسے واقف زندگی ہیں جن میں سے ایک مکرم قاصد نصیر وڑائچ صاحب مربی بن کر میدان عمل میں جا چکے ہیں اور دوسرے مکرم ارسلان احمد وڑائچ صاحب ابھی جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم ہیں۔

(2) مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی حاجی محمد مختار احمد صاحب سنوری (ہمبرگ، جرمنی)

6/جولائی 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت بابو فقیر علی صاحب (اسٹیشن ماسٹر قادیان) کی نواسی تھیں۔ 1974ء میں آپ فیصل آباد میں سکول ٹیچر تھیں جہاں مخالفانہ حالات کا بہت دلیری اور جرأت سے مقابلہ کیا۔ جماعت اور خلافت کے لئے بہت غیرت رکھنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ بچپن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرآن کلاسوں میں شامل ہوتی رہی ہیں۔ ہمبرگ جرمنی میں اپنے حلقہ کی صدر لجنہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Mob: 9647960851 9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18

طالب دعا : جانِ عالم شیخ

(جماعت احمدیہ سانتی نکیتن، بھولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے...... میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلٰوۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K

All kinds of Readymade Garments

Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

حضرت مسیح موعودؑ سے اعلیٰ تعلق کا اظہار صرف عمارتوں کی حفاظت سے نہیں بلکہ آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے
آپ کے بعد نظام خلافت کے ساتھ جڑنے سے ہے، ان چیزوں کے حصول سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کیلئے بتائی ہیں
اپنی عبادتوں کے معیار بہتر کرنے سے ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے ہے، اپنی اطاعت کے معیاروں کو بڑھانے سے ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25 مئی 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کون سی آیات کی تلاوت کی؟

جواب حضور انور نے سورۃ النور کی آیات وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ○ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ تلاوت کیں۔

سوال حضور انور نے ان آیات کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان آیات کا ترجمہ ہے کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کیلئے ان کے دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اسکے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

سوال ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کیا وعدہ فرمایا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ فرمایا ہے کہ اگر اس اس طرح ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں انعام سے نوازے گا۔ اور وہ خلافت کا انعام ہے۔ جس کے نتیجہ میں تمہیں تمکنت بھی حاصل ہوگی اور خوف کی حالتوں کے بعد امن کی حالت بھی ملے گی۔ پس یہ وعدہ ہے، پیشگوئی نہیں کہ ضرور اللہ تعالیٰ دے گا۔ یہ نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں دے گا اور ضرور دے گا بلکہ یہ اس وعدے کے ساتھ ہے کہ جو اس کی شرائط پوری کرنے والے ہوں گے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان آیات میں مذکور وعدے کی کیا شرائط بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ شرائط کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ میری عبادت کرنے والے ہوں گے۔ شرک سے مکمل طور پر پرہیز کرنے والے ہوں گے۔ اگر عبادت کا حق ادا کرنے والے نہیں۔ اگر شرک سے کُلّی طور پر اجتناب کرنے والے نہیں اور اس سے بچنے والے نہیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو پھر وہ اس وعدہ سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ خلافت کے وعدہ سے فیض اٹھانے کیلئے اپنی حالتوں کو بدلنا ہوگا۔ عبادت کا حق ادا کرنے کیلئے، شرک سے بچنے کیلئے نمازوں کو قائم کرو۔ زکوۃ ادا کرو۔ رسول کی اطاعت کرو تبھی تم اللہ تعالیٰ کے رحم کو حاصل کر سکتے ہو۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حدیث نبوی ''جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی'' کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ نظام خلافت میں جو آنحضرت ﷺ کا مقرر کردہ امیر ہے وہ خلیفہ ہی ہے۔ پس اس بات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ خلافت کی اطاعت بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح آنحضرت ﷺ کی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت سے کون سی خلافت مراد لی ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہاں وہ خلافت نہیں جو زبردستی چھین کر دنیاوی آقاؤں کی مدد سے حاصل کی جاتی ہے۔ یہاں وہ خلافت مراد ہے جو منہاج نبوت پر قائم ہو اور جسکے بارے میں آنحضرت ﷺ واضح ارشاد فرما چکے ہیں اور جو مسیح موعود کے آنے کے بعد قائم ہونی تھی۔ ان سے خلافت کا یہ سلسلہ چلنا تھا کیونکہ وہ مسیح موعود خاتم الخلفاء ہوگا۔ اس خلافت نے جنگ نہیں کرنی، ظلم نہیں کرنا بلکہ اس طرف توجہ دلانی ہے کہ نمازوں کا قیام کرو۔ اس نے دین کی اشاعت، حقوق العباد اور زکوۃ کی ادائیگی اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلانی ہے۔ یہ نظام بھی اِس وقت صرف جماعت احمدیہ میں رائج ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج کل کے مسلمانوں کی کیا حالت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دوسرے مسلمان بیشک نمازیں بھی پڑھتے ہیں لیکن وحدت نہ ہونے کی وجہ سے ان کے دل میں پھوٹ ہے۔ کچھ عرصہ ہوا جب پاکستان میں دھرنے وغیرہ ہو رہے تھے تو اس کے بعد علماء کے دو گروپوں کی آپس میں بھی ٹھن گئی۔ کوئی لبّیک یارسول اللہ کے نام پر اپنے ذاتی مقاصد حاصل کرنے اور لیڈر بننے کی کوشش کر رہا تھا تو کوئی ختم نبوت کے نام پر اپنی دکان چمکانے کی کوشش کر رہا تھا اور ٹی وی پر یہ تماشا دنیا دیکھ رہی تھی۔ اسکے باوجود پھر بھی لوگ جو اُن کے پیچھے چلتے ہیں۔ کیا یہ لوگ عامۃ المسلمین کیلئے دین کی تمکنت کا ذریعہ بنیں گے؟ کیا یہ لوگ صحیح رہنمائی کریں گے؟ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ لوگ تو خود بگڑے ہوئے ہیں، آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کے مطابق کہ اُس زمانے کے علماء بدترین مخلوق ہوں گے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیالکوٹ کی مسجد کے حوالے سے کیا افسوسناک واقعہ سنایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دو دن ہوئے سیالکوٹ میں ہماری مسجد اور اس کے ساتھ ملحقہ گھر میں پولیس اور انتظامیہ کی سرکردگی میں مولویوں اور ان کے چند سو چیلوں نے حملہ کیا اور اس کو نقصان پہنچایا، اندر سے توڑ پھوڑ کی۔ یہ پاکستان بننے سے بھی پہلے بنے ہوئے گھر اور مسجد تھے۔ اور کوئی جواز نہیں بنتا تھا کہ احمدیوں نے آج بنایا ہے تو ہم نے منارے گرانے ہیں، گنبد گرانے ہیں۔ پس یہ ان کا حال ہے جو مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اب یہ بھی اعلان کر رہے ہیں کہ ہم اور مسجدوں کو بھی نقصان پہنچائیں گے اور گرائیں گے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیالکوٹ کے اس سانحہ پر کن جذبات کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جہاں تک ہمارے جذبات کا تعلق ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی ایک یادگار کو نقصان پہنچایا اور حکومت نے اسے اپنے قبضے میں لیا ہوا ہے تو ہمارا تو ہمیشہ کی طرح یہی جواب ہے اور ہونا چاہئے کہ اِنَّمَاۤ اَشۡکُوۡا بَثِّیۡ وَ حُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ (یوسف:87) کہ میں تو اپنے رنج اور غم کی فریاد کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہوں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے اس سانحہ پر احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بیشک اس کے ساتھ ہمارا جذباتی تعلق بھی ہو لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اعلیٰ تعلق کا اظہار صرف عمارتوں کی حفاظت سے نہیں بلکہ آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے۔ آپ کے بعد نظام خلافت کے ساتھ جڑنے سے ہے۔ ان چیزوں کے حصول سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کیلئے بتائی ہیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بہتر کرنے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے ہے۔ اپنی اطاعت کے معیاروں کو بڑھانے سے ہے۔ پس اس کیلئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلیفہ کے آنے کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہی سنّت چلی آتی ہے کہ ایک زمانہ گزرنے پر جب پہلے نبی کی تعلیم کو لوگ بھول کر راہ راست اور متاع ایمان اور نور معرفت کو کھو بیٹھتے ہیں اور دنیا میں ظلمت اور گمراہی، فسق و فجور کا چاروں طرف سے خطرناک اندھیرا چھا جاتا ہے تو ایک بڑے عظیم الشان انسان کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا نام اور توحید اور اخلاق فاضلہ اور اس کی معرفت قائم کر کے خدا تعالیٰ کی ہستی کے بیّن ثبوت ہزاروں نشانوں سے دیئے جاتے ہیں اور کھویا ہوا عرفان اور گمشدہ تقویٰ طہارت دنیا میں قائم کی جاتی ہے۔ اسی سنت قدیمہ کے مطابق ہمارا یہ سلسلہ قائم ہوا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر وقت کیا جائزہ لیتے رہنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمیں ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ساتھ وابستہ انعامات کے حصول کے لئے جن باتوں اور جن کاموں کے کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اس کے مطابق ہم اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ ہماری عبادتیں کیسی ہیں؟ ہماری نمازوں کے قیام کیسے ہیں؟ ہمارا ہر قول و عمل شرک سے پاک ہے یا نہیں؟ ہماری مالی قربانیوں کے معیار کیا ہیں؟ ہماری اطاعت کے معیار کس درجہ کے ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ جس طرح چاہتے ہیں ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہیں یا نہیں؟

سوال نمازوں کی اہمیت کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی حدیث بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا۔ اور اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ سے پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور اس کا جائزہ لیا جائے گا۔ پھر ایک روایت میں ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقی نماز کی مثال کس بات سے دی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: احکام الٰہی کا بجالانا تو ایک بیج کی طرح ہوتا ہے جس کا اثر روح اور وجود دونوں پر پڑتا ہے۔ ایک شخص جو کھیت کی آبپاشی کرتا اور اس میں بیج بوتا ہے اگر ایک دو ماہ تک اس میں انگوری نہ نکلے تو ماننا پڑتا ہے کہ بیج خراب ہے۔ یہی حال عبادات کا ہے۔ اگر ایک شخص خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے، نمازیں پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے اور بظاہر نظر احکام الٰہی کو حتی الوسع بجالاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص مدد اس کے شامل حال نہیں ہوتی تو ماننا پڑتا ہے کہ جو بیج وہ بو رہا ہے وہی خراب ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زکوۃ اور مالی قربانی کے متعلق کون سی احادیث بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔ پھر حضرت حسن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اموال کو زکوۃ ادا کر کے محفوظ کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقات کے ذریعہ بھی کرو۔

......☆......☆......☆......

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ 2

تعالیٰ کے حضور جھکے رہیں اور اس سے مدد مانگتے رہیں اور کسی قسم کی پریشانی کے اظہار کی ضرورت نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اس سے مدد مانگیں اور اسی کی مدد چاہیں۔ اللہ اور اسکے رسول نے ہمیں خبر دے دی ہے کہ اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور صبر کرنے والوں کے حالات بدلیں گے اور ضرور بدلیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ بشرطیکہ صبر کے ساتھ تم نیکیاں بھی بجالاتے رہو اور اپنے بھائیوں کے حق بھی ادا کرتے رہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''دنیا میں دو قسم کے دکھ ہوتے ہیں۔ بعض دکھ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان میں تسلّی دی جاتی ہے اور صبر کی توفیق ملتی ہے۔ فرشتے سکینت کے ساتھ اترتے ہیں۔ اس قسم کے دکھ نبیوں اور راستبازوں کو بھی ملتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور ابتلاء آتے ہیں۔ جیسا کہ اس نے وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَىۡءٍ مِّنَ الۡخَـوۡفِ (البقرۃ:156) میں فرمایا ہے۔ انکے دکھوں کا انجام راحت ہوتا ہے اور درمیان میں بھی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ خدا کی طرف سے صبر اور سکینت ان کو دی جاتی ہے۔ مگر دوسری قسم دکھ کی وہ ہے جس میں یہی نہیں کہ دکھ ہوتا ہے بلکہ اس میں صبر و ثبات کھویا جاتا ہے۔ اس میں نہ انسان مرتا ہے، نہ جیتا ہے اور سخت مصیبت اور بلا میں ہوتا ہے۔ یہ شامتِ اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جسکی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ مَاۤ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ (الشوریٰ:31) اور اس قسم کے دکھوں سے بچنے کا یہی طریق اور علاج ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔'' (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 393، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

تو ہر وقت ہر احمدی کو ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا چاہئے۔ جو اسکی عبادت کے طریقے ہیں وہ اختیار کرنے چاہئیں۔ اسکے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرنا چاہئے اور اپنی نسلوں میں بھی یہ چیز رائج کرنی چاہئے۔

اب میں حقوق العباد کی طرف آ رہا ہوں۔ ایک بہت بڑی بیماری جو معاشرے میں پائی جاتی ہے۔ جو دو بھائیوں میں لڑائیوں کا باعث بھی بن جاتی ہے اور بعض دفعہ اس کی وجہ سے بھائیوں کو ایک دوسرے کا جانی دشمن بھی بنا دیتی ہے۔ میاں بیوی کے درمیان میں اگر یہ پیدا ہو جائے تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھر اُجڑنے لگ جاتے ہیں اور یہ بیماری بدظنّی کی بیماری ہے۔ اور جب بدظنّی پیدا ہوتی ہے تو پھر ایک دوسرے کی ٹوہ میں رہنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر اس کی وجہ سے جائز اور ناجائز ذرائع جو بھی اختیار کئے جائیں تجسّس کی وجہ سے، حالات معلوم کرنے کی وجہ سے وہ پھر کئے جاتے ہیں۔ اور پھر ماحول میں ایسا فساد پیدا ہو جاتا ہے کہ جو کسی شریف آدمی کے لئے قابل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان باتوں سے بڑی کراہت کا اظہار فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ متقی کا یہ شیوہ نہیں ہے۔ فرماتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا كَثِيۡرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا يَغۡتَبْ بَّعۡضُكُمۡ بَعۡضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ يَّاۡكُلَ لَحۡمَ اَخِيۡهِ مَيۡتًا فَكَرِهۡتُمُوۡهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيۡمٌ (الحجرات:13) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو یہ فرمایا کہ بدظنی، تجسّس اور غیبت سے بچو۔ اللہ سے ڈرو۔ اب بھی وقت ہے کہ اللہ کے حضور جھکو۔ اگر یہ حرکتیں کر چکے ہو تو استغفار کرو۔ اُس سے اُس کا رحم مانگو اور آئندہ بچنے کیلئے بھی استغفار بڑا ضروری ہے ورنہ تمہاری حالت ویسی ہی ہوگی جو ایک مردار کھانے والے کی حالت ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسّس نہ کرو۔ اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ دشمنی نہ رکھو۔ بے رخی نہ برتو۔ جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا۔ اُسے رُسوا نہیں کرتا۔ اُسے حقیر نہیں جانتا۔ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظن ...... الخ حدیث 6536)، (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم...... الخ حدیث 6541) یعنی مقام تقویٰ یا تقویٰ کا سب سے بڑا جو مقام ہے وہ آنحضرت ﷺ کا دل ہے۔ اسکے بعد ہر ایک کو اپنا دل ٹٹولنا چاہئے۔

پھر فرمایا کہ ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کا خون، اس کی آبرو اور اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے اموال کو بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم...... الخ، حدیث 6541 تا 6543) اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو۔ دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو۔ ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو۔ اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب یایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ...... الخ حدیث 6066)، (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم...... الخ حدیث 6541)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں: ''ہاں آپس میں جو ایک فرقہ میں ہوں تو لڑائی جھگڑے کی زیادہ تر بنیاد بدظنی ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ دوزخ میں دو تہائی آدمی بدظنی کی وجہ سے داخل ہوں گے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ قیامت کے دن مَیں لوگوں سے پوچھوں گا کہ اگر تم مجھ پر بدظنی نہ کرتے تو یہ کیوں ہوتا۔ حقیقت میں اگر لوگ خدا تعالیٰ پر بدظنی نہ کرتے تو اس کے احکام پر کیوں نہ چلتے۔''

تو یہ خدا تعالیٰ پر بدظنی ہی ہے کہ زبان سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ نیکیاں کریں گے لیکن عمل اس کے خلاف ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی وجہ سے ہی پھر نبیوں کی نافرمانی ہو رہی ہوتی ہے۔ تو فرمایا کہ اگر لوگ خدا تعالیٰ پر بدظنی نہ کرتے تو اسکے احکام پر کیوں نہ چلتے۔ ''انہوں نے خدا تعالیٰ پر بدظنی کی اور کفر اختیار کیا اور بعض تو خدا تعالیٰ کے وجود تک کے منکر ہو گئے۔ تمام فسادوں اور لڑائیوں کی وجہ یہی بدظنی ہے۔'' (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 446، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

مَیں چند باتوں کا ذکر کر رہا ہوں۔ پھر جو اگلی ایک اہم بات ہے اور معاشرے میں امن قائم رکھنے کیلئے ہے اور ایک بڑی بنیادی ضرورت ہے۔ کیونکہ معاشرے کا امن جو ہے اگر وہ نہ ہو تو زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ ہر اس معاشرے کو ایک امن پسند معاشرہ نہیں کہا جا سکتا جہاں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی نہ ہو رہی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے کہ امن قائم کرنے کیلئے اور امن پسند معاشرہ اگر تم چاہتے ہو تو اگر دو گروہوں میں دو بھائیوں میں لڑائی ہو رہی ہو تو صلح کروانے کی کوشش کرو۔ اور خاص طور پر دو مسلمان بھائیوں میں اگر لڑائی دیکھو تو فوراً صلح کرواؤ نہ کہ کسی کا فریق بن جاؤ۔ اگر تم فریق بن جاؤ اور اس کوشش میں نہیں لگے رہتے کہ دو ناراض مومنوں کی صلح کرواؤ تو پھر اللہ تعالیٰ سے رحم کی امید بھی نہ رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو تقویٰ اختیار کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَةٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَ اَخَوَيۡكُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (الحجرات: 11) کہ مومن تو بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ تو فرمایا کہ مومن کی یہ نشانی ہے کہ وہ بھائی کی طرح ہیں اس لئے قطع نظر اس کے کہ کوئی کس خاندان کا ہے یا کس برادری سے تعلق رکھتا ہے یا کس قوم کا ہے وہ مسلمان ہے، احمدی ہے، اللہ اور رسول پر ایمان لانے والا ہے تو وہ تمہارا بھائی ہے۔ دوسری بات یہ کہ اگر آپس میں دو بھائیوں کی لڑائیاں دیکھو، اگر تمہارے علم میں آئے کہ دو بھائی لڑے ہوئے ہیں تو فوراً صلح کرواؤ۔ اور جب تم صلح کروانے والے ہو گے تو ظاہر ہے پھر تمہارے سے یہی توقع کی جا سکتی ہے کہ خود بھی اپنے ماحول میں بھی، اپنے روزمرہ کے معاملات میں بھی صلح پسندی اختیار کرو گے۔ اگر ہر کوئی اس تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دے، اگر ہر احمدی اس پر عمل کرے تو احمدی معاشرے میں جو بعض ہمیں چھوٹی چھوٹی چپقلشیں، لڑائیاں، ناراضگیاں نظر آتی ہیں وہ سب ختم ہو جائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کا رحم چاہتے ہو تو یہ تقویٰ کا راستہ ہے اس پر عمل کرو اور آپس میں صلح کرو۔

حضرت اُمّ کلثوم بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں کہلا سکتا جو لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرانے میں لگا رہتا ہے اور بات کو اچھے معنے پہناتا ہے یا بھلے اور نیکی کی بات کہتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب لیس الکاذب الذی یصلح بین الناس حدیث 2692)

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ بڑے زُود رنج ہوتے ہیں۔ ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا لیتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسے معنے نکالتے ہیں جو کہنے والے کا مطلب ہی نہیں ہوتا، مراد ہی نہیں ہوتی۔ تو فرمایا کہ اگر تم سچے کہلانا چاہتے ہو تو ان عادتوں کو چھوڑ دو اور نیکی کی باتوں کو پھیلاؤ اور جھگڑے کی باتوں کو ختم کرو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''چاہئے کہ ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرّہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔'' (یعنی برائیوں کے جو اندھیرے ہیں وہ تمہارے دلوں میں نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر ایک ذرہ بھی برائی ہے تو تمہاری ساری روشنی ختم ہو جائے گی) ''اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا رِیا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کیلئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اِن باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور مَیں نے بیان کیں۔'' (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 12)

پھر ایک بیماری جو تقویٰ سے دور لے جانے والی ہے وہ فخر ہے اور جب کسی میں فخر پیدا ہوتا ہے تو پھر تکبر کی طرف لے جاتا ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ دوسرے میرے سے کمتر ہیں انکو میری عزت و احترام کرنا چاہئے۔ ہمارے معاشرے میں تو جس کے کچھ حالات بہتر ہو جائیں، بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ذرا سے حالات بہتر ہوئے اور فوراً تکبر اور غرور پیدا ہو جاتا ہے اور فخر پیدا ہو جاتا ہے۔ عموماً

کلامُ الامام

''تم لوگ متقی بن جاؤ اور
تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا''
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 200)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

''اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق
حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو، تو نماز پر کاربند ہو جاؤ''
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 108)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

احمدی معاشرے میں تو نہیں ہے لیکن ہمارے ملکوں میں دوسرے معاشرے میں عموماً یہ چیزیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ تو یہ بھی احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اِلَّا ماشآء اللہ اکثریت ان چیزوں سے بچی ہوئی ہے اور ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ اس سے بچتے رہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس سے بچے رہو گے تو تم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والوں میں ہوگے اور یہ جو تمہاری پیسے کی یا دولت کی بڑائی ہے یہ کوئی بڑائی نہیں ہے بلکہ اگر تمہارے اندر نیکیاں ہیں اور وہ نیکیاں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں، دنیا دکھاوے کیلئے نہیں تو وہی تمہارے لئے اصل بڑائی ہے۔ اس لئے فرماتا ہے: اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (الحجرات:14) کہ بلا شبہ تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔

تو فرمایا کہ تمہاری بڑائی تمہارے پیسے یا تمہارے رتبے یا تمہارے خاندان میں نہیں ہے۔ تم میں سے معزز وہ ہے جو متقی ہے۔ اگر انسان میں یہ احساس ہو تو ہر وقت اسکے ذہن میں یہ رہے کہ اسکی حیثیت نہیں ہے۔ اب دیکھیں جو ہماری کائنات ہے اس میں زمین کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اگر پوری کائنات کا نقشہ کہیں بنا ہوا ہو تو باریک ترین سوئی جو ہوتی ہے اسکا جو سرا ہے اسکے برابر بھی یہ زمین نظر نہیں آتی اور اس زمین میں جہاں اربوں کی آبادی ہے ایک انسان کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ لیکن جب فخر پیدا ہوتا ہے اور تکبر پیدا ہوتا ہے تو گردن یوں اکڑ جاتی ہے جیسے وہ شخص جس میں تکبر ہے وہی سب کچھ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے جامہ میں ہی رہو۔ اپنے دائرے کے اندر ہی رہو۔ کیونکہ کائنات تو علیحدہ رہی تم تو اس زمین میں بھی میری پیدا کی ہوئی چیزوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ فرمایا وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (بنی اسرائیل:38) کہ زمین میں اکڑ کر نہ چلو۔ تم تو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتے اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتے ہو۔

پھر فرمایا وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (لقمان:19) کہ نخوت سے انسانوں کیلئے اپنے گال نہ پھلا اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ چلو اللہ کسی تکبر کرنے والے اور اس طرح فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

تو ایک احمدی مسلمان کی تو شان ہی اس میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہو اور اسکی رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ عاجزی عاجزی اور صرف عاجزی ہی ہے۔ وہی ایک احمدی کا طُرّہ امتیاز ہونا چاہئے اور اسی کو حاصل کرنے کیلئے کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جسکے دل میں ذرّہ بھر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اسکو جنت میں نہیں داخل ہونے دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، جوتی اچھی ہو اور وہ خوبصورت لگے۔ آپ نے فرمایا یہ تکبر نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے، جمال کو پسند کرتا ہے۔ خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے، لوگوں کو ذلیل سمجھے، ان کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بری طرح پیش آئے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، حدیث 265)

تو سچی بات کو جھٹلانا اس سے دنیا میں بڑے بڑے فساد پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پھر انسان جو ہے اللہ تعالیٰ کی باتوں کا بھی انکار کرنے لگ جاتا ہے۔ دین کی باتوں کو بھی ادنیٰ خیال کرتا ہے اور جو حق کا انکار کرنے والے ہوں وہ پھر انسانیت کے جو نعرے لگا رہے ہوتے ہیں وہ بھی کھوکھلے نعرے ہوتے ہیں۔ جہاں بھی ایسے شخص کا ذاتی مقابلہ دوسرے شخص سے ہوگا تو دوسرے کو نیچا دکھانے کیلئے۔ پھر ایسے لوگ گھٹیا اور اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں تو ظاہر ہے پھر ایسا شخص تقویٰ کے قریب بھی نہیں رہ سکتا۔ تو فخر جو ہے اس سے ہمیشہ بچنا چاہئے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی چیزوں کا اظہار جو ہے وہ برا نہیں ہے لیکن اسکے پیچھے جو نیّت ہے وہ بری ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ اور جنت کی آپس میں بحث تکرار ہوگئی۔ دوزخ نے کہا مجھ میں بڑے بڑے جابر اور متکبر داخل ہوتے ہیں۔ اور جنت کہنے لگی مجھ میں کمزور اور مسکین داخل ہوتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا کہ تُو میرے عذاب کی مظہر ہے۔ جسے میں چاہتا ہوں تیرے ذریعہ عذاب دیتا ہوں۔ اور جنت سے کہا تُو میری رحمت کی مظہر ہے جس پر میں چاہوں تیرے ذریعہ رحم کرتا ہوں اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو اس کا بھرپور حصہ ملتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب تفسیر، باب قولہ وتقول ھل من مزید، حدیث 4850)

تو یہ ہے آخری جگہ جانے کی متکبر اور فخر کرنے والے لوگوں کی۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سے محفوظ رکھے۔

حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جسکے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ آگ میں داخل نہ ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب البراءۃ من الکبر والتواضع حدیث 4173)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمے کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اسکے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مُرسَل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مُرسَل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا ہلاک نہ ہو جاؤ اور تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو‘‘۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 402 تا 403)

پھر ایک معاشرے کی برائی ہے جس نے عام طور پر معاشرے میں ایک فساد پیدا کیا ہوا ہے جس کا ذہنی سوچ کے ساتھ بھی تعلق ہے اور وہ وعدہ خلافی ہے۔ وعدہ کرتے ہیں پورا نہیں کرتے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ پہلے ہی سوچ لیا ہوتا ہے کہ ہم جس چیز کا وعدہ کر رہے ہیں اسکو پورا نہیں کرنا۔ معاہدہ کرتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے اور یہ برائی عام روزمرہ کے معاملات میں لین دین میں بھی ہے اور آج کل معاشرے میں ہر جگہ یہ نظر آتی ہے اور اس کی وجہ سے اکثر جھگڑوں کی بنیاد پڑ رہی ہوتی ہے۔

پھر دینی عہدوں کو پورا نہ کرنے کے معاملات ہیں۔ تو اگر ہر کوئی اپنا جائزہ لے اور شرائط بیعت کو پڑھے تو خود بخود محاسبہ ہو جاتا ہے۔ خود بخود پتا لگ جاتا ہے کہ ہم کس حد تک ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں۔ بہت سی شرطوں کو بہت سے معاہدوں کو جان بوجھ کر توڑ رہے ہوتے ہیں یا غیر محسوس طور پر توڑ رہے ہوتے ہیں۔ عہدوں کی پابندی کرنا تو اصل میں ان بنیادی باتوں میں شامل ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ عطا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ (آل عمران:77) کہ ہاں کیوں نہیں! جس نے بھی اپنے عہد کو پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں یہ چار باتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہوتا ہے اور جس میں ان میں سے ایک ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت پائی جاتی ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔ یعنی جب اسکے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔ جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولتا ہے۔ جب کوئی عہد کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اور جب کسی سے جھگڑا ہو جائے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب علامات المنافق حدیث 34)

تو نفاق کی حالت جو ہے وہ بڑی خطرناک حالت ہے۔ کسی کو ویسے اگر منافق کہہ دیں تو دیکھیں آپ کو مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ برائیاں اگر تمہارے میں پائی جاتی ہیں جس میں عہدوں کو توڑنا بھی ہے یہ بڑی خطرناک برائی ہے۔ جس میں یہ پائی گئی اس میں نفاق پایا گیا تو کس قدر سخت انذار ہے۔ اس لئے احمدیوں کو چاہئے کہ اپنے عہدوں کی ضرور پابندی کیا کریں اور آپس کے جو بھی معاہدے اور عہد ہیں ان کو نبھائیں۔ اس میں مختلف عہد ہیں۔ آپ کے شادی بیاہ کے تعلقات ہیں۔ میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔ نکاح کا ایک عہد ہے اسکو پورا کریں۔ کاروباری عہد ہیں ان کو پورا کریں۔ جماعت میں شامل ہونے کا عہد بیعت ہے اسکو پورا کریں۔ تو بے شمار ایسی باتیں ہیں۔ اگر آپ غور کریں تو پتا لگے گا کہ روزانہ آدمی کئی باتیں ایسی کر دیتا ہے جو اصل میں عہد ہی ہو رہے ہوتے ہیں، وعدے ہو رہے ہوتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰى قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 210) یعنی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعد تمام عہد پورے کرو۔ اللہ تعالیٰ کے بھی عہد پورے کرو اور مخلوق کے بھی عہد پورے کرو۔ اور کوشش کرو کہ اسکے جو باریک سے باریک پہلو ہیں ان پر بھی عمل ہو رہا ہو۔ اگر ایک احمدی شرائط بیعت پر عمل شروع کر دے تو اللہ اور بندوں سے کئے ہوئے تمام عہدوں اور حقوق کی ادائیگی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر آپ غور سے دس شرائط بیعت پڑھیں تو پتا لگے گا کہ اس میں خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہیں اور بندوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا اُن کو رُسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 19 تا 20)

عموماً جو لوگ معاہدوں کی پابندی نہیں کرتے وہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو جھوٹ بولنے والے بھی ہوتے ہیں اور جھوٹ بولنے کو بھی کوئی گناہ نہیں سمجھ رہے ہوتے۔ اس لئے حدیث میں آیا ہے کہ عہدوں کو توڑنے والے اور جھوٹ بولنے والے ایک جگہ رکھ دیئے جائیں گے۔ یعنی ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی نیک عمل کرنے والے لوگوں کو اور اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کرنے والے لوگوں کی یہی نشانی بتائی ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے۔ ورنہ ہم اس شخص کو کس طرح نیک کہہ سکتے ہیں جو معاشرے میں فتنہ پیدا کرنے کیلئے غلط بیانی سے کام لے رہا ہو۔ ایسی باتیں کر رہا ہو جو معاشرے میں غلط فہمیاں پھیلانے کا باعث بنیں اور واضح ہو کہ کسی میں جتنی بھی برائیاں ہوں اگر

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

’’جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا‘‘

(ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

’’ہر وہ کام جو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔‘‘ (الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

انسان جھوٹ بولنے والا نہیں اور جھوٹ سے بچنے والا ہے اور سچ بولنے والا ہے، قول سدید کہنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے مواقع پیدا کر دیتا ہے کہ جس سے اس کی تمام برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا تھا کہ اگر تم یہی چاہتے ہو کہ تمہاری صرف ایک برائی دُور ہو اور باقی برائیاں چھوڑنا تمہارے لئے مشکل ہے تو جھوٹ بولنا چھوڑ دو اور ہمیشہ صاف اور سچی بات کرو۔ چنانچہ اس بات پر آہستہ آہستہ اس کی تمام برائیاں دور ہو گئیں۔ (تفسیر کبیر از امام رازی، جزء 16، صفحہ 176، تفسیر سورۃ التوبۃ آیت 119، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں ہمیں کیا فرماتا ہے۔ فرمایا کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ○ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ○ (الاحزاب: 71 تا 72) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو بھی اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

تو سچ بولنے والوں کی ایک یہ خاصیت بتائی کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔ یعنی دوسرے لفظوں میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت اور اطاعت کا دعویٰ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو سچ بولنے والے ہیں ورنہ تمہارے یہ سب دعوے زبانی اور کھوکھلے دعوے ہیں۔ اور کبھی یہ خیال نہ کرو کہ جھوٹ بول کر تم کامیابی حاصل کر سکتے ہو۔ بلکہ جو فوز عظیم ہے جو بڑی کامیابی ہے وہ سچائی میں ہی ہے۔ پس اپنے آپ کو ٹٹولو اور ہلکے سے ہلکا جھوٹ بھی جو ہے باریک سے باریک جھوٹ کا شائبہ بھی ایک احمدی کے دل میں نہیں ہونا چاہئے، دماغ میں نہیں ہونا چاہئے، باتوں میں نہیں ہونا چاہئے، عمل میں نہیں ہونا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کیا مَیں تم کو کبائر میں سے بڑے گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ تین ہیں۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان سے آگاہ فرمائیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک قرار دینا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ اُس وقت آپ سہارا لے کر لیٹے ہوئے تھے پھر آپ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ غور سے سنو۔ تیسری بات جھوٹی بات کرنا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الشہادات، باب ما قیل فی شہادۃ الزور، حدیث 2654)

تو دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ کے خلاف کتنا جوش تھا۔ اس لئے کہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ سے بھی دور لے جانے والی چیز ہے اور بندوں کے حقوق کو پامال کرنے والی بھی، ان کے حقوق غصب کرنے والی چیز بھی یہ جھوٹ ہی ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ تمہیں سچ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بنتا ہے اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذّاب یعنی جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب باب قول اللہ تعالیٰ یاایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین ...... الخ حدیث 6094)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’صدّیق کے کمال کے حصول کا فلسفہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی کمزوری اور ناداری کو دیکھ کر اپنی طاقت اور حیثیت کے موافق اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا اور صدق اختیار کرتا اور جھوٹ کو ترک کر دیتا ہے اور ہر قسم کے رِجس اور پلیدی سے جو جھوٹ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے دُور بھاگتا ہے اور عہد کر لیتا ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولوں گا۔ جھوٹی گواہی نہ دوں گا اور نہ جذبۂ نفسانی کے رنگ میں کوئی جھوٹا کلام کروں گا۔ نہ لغو طور پر، نہ کسب خیر اور نہ دفع شر کیلئے۔ یعنی کسی رنگ اور حالت میں بھی جھوٹ کو اختیار نہیں کروں گا۔ جب اس حد تک وعدہ کرتا ہے تو گویا اِیَّاکَ نَعْبُدُ پر وہ ایک خاص عمل کرتا ہے اور اس کا وہ عمل اعلیٰ درجہ کی عبادت ہوتی ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 365 تا 366، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ مذاق میں غلط بات کہہ دی تھی تو یہ سب لغویات ہیں۔ یہ بھی جھوٹ میں شمار ہوتی ہیں۔ اور پھر یہ کہ جی فلاں غلط بات کہی تا کہ فلاں فائدہ کسی کا ہو رہا تھا وہ ہو جائے۔ تو فرمایا کہ یہ چیز جو ہے کہ غلط بیانی سے اگر کسی کا بھلا ہوتا ہے یا برائی دور ہوتی ہے تو تب بھی غلط بیانی اور جھوٹ نہیں بولنا چاہئے۔ یہ طریق بھی غلط ہے۔ فرمایا کہ اگر اس طرح جھوٹ کو ترک نہیں کرتے تو پھر نماز میں جو پانچ وقت نمازیں پڑھنے والے ہیں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی دعا مانگ رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ صرف منہ کی باتیں ہو جائیں گی۔ اس دعا کا تمہارے دل کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہوگا۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر یک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دُور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے۔‘‘

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 398)

پس آئیں آج ہم میں سے ہر ایک یہ کوشش کرے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو پورا کرنے والے ہوں گے اور اپنی اس بیماری کی جڑ کو نکال دیں گے۔ جس جس میں بھی جھوٹ ہے ہر کوئی اپنا محاسبہ خود کر سکتا ہے، اپنا جائزہ لے سکتا ہے۔ اور کچھ نہ کچھ ایسی جھوٹ کی بیماری ہر ایک میں پائی جاتی ہے، جو کسی نہ کسی رنگ میں اس کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رِجس قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31) دیکھو یہاں جھوٹ کو بُت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بُت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمّع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے تو جلدی سے دُور نہیں ہوتا۔ مُدّت تک ریاضت کریں تب جا کر سچ بولنے کی عادت اُن کو ہوگی۔‘‘ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 350، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

چنانچہ دیکھ لیں اپنے ماحول کا بھی جائزہ لے لیں بلکہ خود بھی بہتوں کو یہ تجربہ ہوا ہوگا جس طرح کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایسا ہو کہ جس کے متعلق یہ مشہور ہو کہ وہ جھوٹ بولتا ہے تو بیچارہ اگر کبھی سچ بھی بول دے تو اس پر بھی یقین نہیں آتا۔ تو اسی طرح کا ایک لطیفہ ہے۔ لطیفہ کیا بلکہ ایک واقعہ ہے کہ کسی نے کسی شخص کے متعلق کوئی بات کی تو دوسرا شخص جس سے بات کی گئی تھی اس نے کہا کہ میں اس کو جا کے بتاتا ہوں کہ تم نے اسکے بارے میں یہ بات کی ہے۔ تو بات کرنے والے نے کہا کہ جا کے بتا دو، مَیں تو انکار کر دوں گا کہ میں نے یہ بات کی نہیں۔ اور تمہارے متعلق یہ عام مشہور ہے کہ تم جھوٹ بولنے والے ہو۔ اس لئے لوگ یہی کہیں گے تم غلط بیانی سے کام لے رہے ہو۔ تو پھر یہی حالت ہو جاتی ہے جھوٹ بولنے والوں کی۔ کوئی اعتبار نہیں رہتا۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں۔ مگر مَیں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ لکھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟ اگر ایسا ہو تو دنیا میں پھر کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے اور خدا تعالیٰ پر سے ہی اعتقاد اُٹھ جاوے۔ راستباز تو زندہ ہی مر جاویں۔ اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ وہ سزا اُن کی بعض اَور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے اور کسی اَور جھوٹ کی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاس تو انکی بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ انکی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں۔‘‘ (احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 479 تا 480)

تو یہ چند بنیادی باتیں تھیں جو معاشرے میں فساد پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں جن کا میں نے ذکر کیا اور جن سے ہمیشہ ایک مومن کو بچتے رہنا چاہئے۔

اسکے علاوہ بھی اَور بہت ساری باتیں ہیں، بہت سارے احکامات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف تمہارے دلوں میں ہے اور اسکا تقویٰ اختیار کرنا چاہتے ہو تو میری عبادت کے ساتھ ساتھ اپنے نفس کی بھی اصلاح کرو۔ میری مخلوق کے بھی حق ادا کرو اور اس کوشش میں رہو کہ کسی بھی رنگ میں تمہارے سے اللہ کی مخلوق کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ اگر یہ باتیں پیدا کر لو گے تو پھر یہ دعویٰ کرنا کہ ہم خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے ہیں۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ہر نصیحت پر جو جماعت کو کی جاتی ہے اس کو اپنے پر لاگو کرنے کے بجائے یہی کہتے ہیں کہ دیکھو جی بڑا اچھا خطبہ تھا یا بڑی اچھی بات کی۔ فلاں کو اس کے مطابق اپنی اصلاح کرنی چاہئے اور اپنی طرف سے آنکھیں بند ہوتی ہیں اپنی برائیوں کو دیکھ نہیں رہے ہوتے۔ تو یہ بھی تقویٰ سے ہٹی ہوئی باتیں ہیں۔ اس لئے اپنے آپ کو بھی بچانے کیلئے اور اپنی نسلوں کو بھی محفوظ کرنے کیلئے یہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہے کرتے رہنا چاہئے تاکہ سیدھے راستے پر چلیں اور اپنی نسلوں کو بھی سیدھے راستے پر رکھیں کہ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (الفرقان: 75) کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ تو اصل میں تو پہلے اپنی حالت کو ہمیں سنوارنا ہوگا۔ خود متقی بننا ہوگا تبھی ہم متقیوں کے امام بننے کے حقدار کہلا سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مَیں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ مَیں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعوے میں کذّاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متّقیانہ زندگی بنا دے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد 2 صفحہ 371، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جو اسلام کی تعلیم کا اصل حسن ہمیں دکھایا ہے اس پر عمل کرنے والے ہوں اور جلسے کے ان دنوں میں حقیقتاً اپنی زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن 18 مئی 2018)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے‘‘

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 3)

طالب دعا: ناصر احمد ایم بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 111)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سھارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

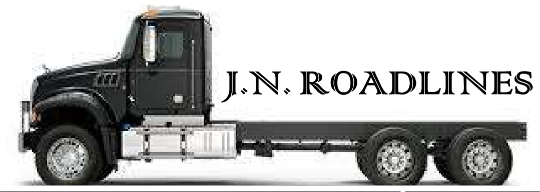

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبِ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ○لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگِ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالبِ دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

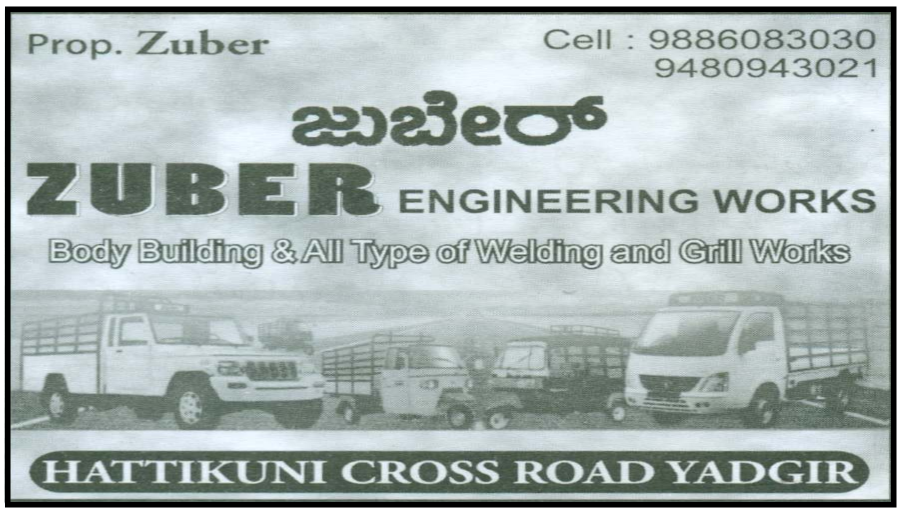

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالبِ دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالبِ دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9189: مَیں عبد الجلیل میاں ولدمکرم وزیر میاں صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر46 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن بھتو چوپتی ڈاکخانہ (جے گاؤں) علی پوردوار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 1.25 کٹھہ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار-/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہاج الدین میاں — العبد: عبدالجلیل میاں — گواہ: نورعالم

مسل نمبر 9190: مَیں خیر الاسلام ولدمکرم منصور علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر31 سال تاریخ بیعت 1991، ساکن جے گاؤں ضلع علی پوردوار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار-/50,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہاج الدین — العبد: خیرالاسلام — گواہ: نورعالم

مسل نمبر 9191: مَیں عطاء الحق پردھان ولدمکرم اکرام الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر25 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن چھوٹا میچپا بستی (کالی مندر) ڈاکخانہ جے گاؤں صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہاج الدین — العبد: عطاءالحق پردھان — گواہ: نورعالم

مسل نمبر 9192: مَیں سراج المیاں ولدمکرم نور محمد میاں صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر38 سال تاریخ بیعت 1986، ساکن چھوٹا مچپا بستی (نیالائن) ڈاکخانہ جے گاؤں ضلع علی پوردوار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین مع مکان 1 کٹھہ۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار-/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہاج الدین — العبد: سراج المیاں — گواہ: نورعالم

مسل نمبر 9193: مَیں انور میاں ولدمکرم وزیر میاں صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر31 سال تاریخ بیعت 2005، ساکن تریوینی ٹول روڈ نمبر 1 ڈاکخانہ جے گاؤں ضلع علی پوردوار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 880sq ft۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہاج الدین — العبد: انور میاں — گواہ: نورعالم

مسل نمبر 9194: مَیں مشرق علی ولدمکرم عبدالمیاں صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر18 سال پیدائشی احمدی، ساکن تریوینی ٹول روڈ نمبر 1 ڈاکخانہ جے گاؤں ضلع علی پوردوار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خیرالاسلام — العبد: مشرق علی — گواہ: نورعالم

مسل نمبر 9195: مَیں فریدہ بانو زوجہ مکرم عزیز الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر45 سال پیدائشی احمدی، ساکن رتن پور (لال باغ) ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 24/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 2.5 کٹھہ بطور حق مہر، طلائی زیور: کنگن 16 گرام، بالی 8 گرام (22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عزیزالرحمن — الامۃ: فریدہ بانو — گواہ: بلبل احمد

مسل نمبر 9196: مَیں جسمینہ بی بی زوجہ مکرم حنیف بسواس صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر26 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن کرتوفیا پاڑہ ڈاکخانہ صاحب رام پور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 1 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر-/20,000 روپئے بذمہ شوہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حنیف بسواس — الامۃ: جسمینہ بی بی — گواہ: معراج البسواس

مسل نمبر 9197: مَیں عین الملاّ ولدمکرم عبد الملاّ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر45 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن مُتھُرا پور (لال پور) ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان مع زمین 1 کٹھہ۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار-/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نثار حسین — العبد: عین الملاّ — گواہ: عزیز الرحمن ملاّ

مسل نمبر 9198: مَیں قطب الدین لشکر ولدمکرم فرج علی لشکر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر40 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن اُتّر بانسڑہ (جیون تلاّ) ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 40 کٹھہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد علی ملاّ — العبد: قطب الدین لشکر — گواہ: شیخ اکرام احمد

مسل نمبر 9199: مَیں کفور الدین میاں ولدمکرم محمد ہدیٰ میاں صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر59 سال تاریخ بیعت 1992، ساکن رونی باری ڈاکخانہ نش گنج صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 7/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 5 کٹھہ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار-/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انیس الرحمن — العبد: کفورالدین میاں — گواہ: محمد صغیر عالم

مسل نمبر 9200: مَیں مومنہ بی بی زوجہ مکرم حیدر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر52 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن مونیداس پاڑہ ڈاکخانہ کھولٹا کوچ بہار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مومن الاسلام — الامۃ: مومنہ بی بی — گواہ: نورالزماں

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 22 - November - 2018 Issue. 47

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

ہمارا کام ہے کہ ہم اسلام کے حقیقی پیغام کو امریکہ میں بھی اور دُنیا میں بھی محنت سے اور صحیح طریق سے پھیلائیں

فلاڈلفیا، بالٹی مور، ورجنیا میں تین مساجد اور گوئٹے مالا میں ہیومنٹی فرسٹ کے ہسپتال کا افتتاح اور اس حوالہ سے افتتاحی تقریب میں شامل مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 ؍نومبر 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ جمعہ کو تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کی وجہ سے میں نے امریکہ اور گوئٹے مالا کے سفر کے متعلق ذکر نہیں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دوروں کے بڑے مثبت اثرات ہوتے ہیں۔ اپنوں اور غیروں سے تعلق کے لحاظ سے بھی اور جماعتی انتظامی لحاظ سے بھی۔ براہ راست مشاہدہ اور معلومات سے بہت سی چیزیں میرے علم میں آ جاتی ہیں۔ تین بڑے فائدے تو یہ ہیں کہ ان ملکوں کے پڑھے لکھے طبقے اور اثر و رسوخ والے لوگوں سے رابطہ ہو جاتا ہے، ملاقاتوں کی صورت میں بھی اور مساجد کے افتتاح یا رسپشن وغیرہ میں۔ دوسرے میڈیا کے ذریعہ سے اسلام اور احمدیت کا تعارف اور حقیقی تعلیم لوگوں کے علم میں آ جاتی ہے اور تیسری بڑی بات یہ ہے کہ افراد جماعت سے ذاتی رابطہ اور تعارف ہوتا ہے اور اسکے نتیجہ میں ان کے ایمان و اخلاص میں اضافہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: امریکہ میں اس سفر کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین مساجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ بچوں، نوجوانوں، عورتوں، مردوں نے جہاں بھی میں جاتا رہا ہوں اپنے وقت کے اکثر حصے مسجد کے ماحول میں ہی گزارے ہیں۔ ایک تعلق کا اظہار ان کا ہوتا تھا خلافت کے ساتھ۔

حضور انور نے فرمایا: عام طور پر امریکن سیاسی لیڈر بھی، پڑھا لکھا طبقہ بھی اور عام لوگ بھی بات سننے والے اور اچھی بات کو سراہنے والے ہیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیم ان تک صحیح طرح پہنچی نہیں۔ جن لوگوں تک پہنچی ہے، جن کا جماعت سے رابطہ ہے وہ اسلام کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں۔ پس یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اسلام کے حقیقی پیغام کو امریکہ میں بھی اور دنیا میں بھی محنت سے اور صحیح طریق سے پھیلائیں۔ ہمارے پیغام سے جہاں غیر مسلموں کو اسلامی تعلیم کا پتا چلتا ہے، وہاں غیر از جماعت مسلمانوں کو بھی پتا چلتا ہے کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ یہ اکثر جگہ تجربہ ہوتا ہے اور امریکہ میں بھی ہوا کہ غیر از جماعت مسلمان جب ہمارے سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں سنتے ہیں تو ان میں اعتماد پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں کسی قسم کے احساس کمتری کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اسلام ہی دنیا کے مسائل کا حل ہے۔ بعض غیر از جماعت مسلمانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم جس طرح آپ پیش کرتے ہیں یہی حقیقی طریق ہے۔

حضور انور نے بعض مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا: فلاڈلفیا میں مسجد بیت العافیت کے افتتاح پہ آنریبل Dwight Evans ممبر یو.ایس کانگریس آئے ہوئے تھے، انہوں نے بڑے اچھے الفاظ میں مجھے کہا کہ مَیں آپکا استقبال کر رہا ہوں اس بڑے شہر میں، یہ شہر جو بہن بھائیوں جیسی محبت کا شہر ہے۔ فلاڈلفیا کی طرف سے، ایک انتظامیہ کی طرف سے میں ایک مسلم کمیونٹی کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہم آپ لوگوں کے امن کے پیغام کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہم آپ لوگوں کے ساتھ ہیں نفرت تعصب اور تشدد کے خلاف کھڑے ہیں۔ آپ نے امن قائم کرنے کے حوالے سے بہت ہی عمدہ پیغام دیا اور ایسے دور میں یہ پیغام بہت شاندار ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کمیونٹی نہ صرف امریکہ بلکہ تمام دنیا کے لئے کتنی اہم ہے۔

پھر میئر جیمس کینی نے کہا کہ فلاڈلفیا شہر کی تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ مذہبی آزادی اس شہر کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے، یہ شہر اسی بنیاد پر تعمیر کیا گیا تھا۔ ہمارا تعلق بیشک مختلف قوموں اور نسلوں سے ہو لیکن یہ شہر ہر ایک کو خوش آمدید کہے گا۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کریں ایک دوسرے کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ پیش آئیں اور دنیا کو یہ بتائیں کہ ہم ایک ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں اور ہم اپنے مسائل کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

ایک لوکل کونسلر نے کہا کہ آپ کا امن کا پیغام بہت ہی ضروری تھا خاص کر موجودہ حالات کے تناظر میں یہ پیغام اور بھی زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ جو پیغام آپ نے دیا ہے کہ آپ لوگ ہمسایوں کی ضرورت میں انکے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے میرے خیال میں صرف یہاں فلاڈلفیا میں ہی نہیں تمام امریکہ میں اس پیغام کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر بالٹی مور کی مسجد کا بھی افتتاح ہوا جسکا نام بیت الصمد ہے۔ بالٹی مور کی میئر رسپشن میں آئی تھیں یہ کہتی ہیں کہ آپ نے امن کے حوالے سے بات کی ہے۔ یہ وہ پیغام ہے جو آج وقت کی ضرورت ہے۔ نہ صرف ہمارے شہر میں بلکہ ہمارے سٹیٹ اور پھر تمام یو.ایس.اے اور تمام دنیا میں اس پیغام کی اشد ضرورت ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ پیغام ہر ایک کو سننا چاہئے۔ اگر ہم سنیں گے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ دنیا کے مسائل کا واحد حل امن ہی ہے اور ہم ایک دوسرے سے محبت کرنا سیکھیں گے۔

یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے کہا کہ یہ ایک حیرت انگیز پیغام تھا جس کے ذریعہ ہم معاشرے میں اہم تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔ یو.ایس.اے کے ماحول میں یہ پیغام بہت اہم ہے۔ مجھے اس حیرت انگیز پیغام نے بہت متاثر کیا۔

پھر ڈسٹرکٹ 48 سے سٹیٹ نمائندے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں بڑا متاثر ہوا یہ پیغام سن کے کہ آپ نے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ ہر ایک سے محبت کرو اور کسی سے نفرت نہ کرو۔ یہی وہ باتیں ہیں جو ہمیں کرنی چاہئیں۔ کہتے ہیں کہ ہم خود کوشش کر کے جتنی بھی معاشرے کی بہتری کی باتیں کر لیں اس کا اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا امام جماعت احمدیہ کی موجودگی سے یہاں ہوا ہے۔

41 ڈسٹرکٹ کے ری پریزنٹیٹو آف اسٹیٹ مکرم بلال علی صاحب جو مسلمان تھے کہتے ہیں کہ آپ نے جو پیغام دیا ہے اس کی گونج یہاں تمام افراد میں سنائی دے رہی ہے۔ باہمی اتحاد یگانگت محبت اور پیار کی فضا قائم کرنے میں یہ پیغام بہت اہم ہے۔ آپ نے بروقت بہت سے مسائل کا حل ہمیں بتا دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ بالٹی مور میں حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے احمدیہ مسلم جماعت میدان میں آئی ہے اور معاشرے میں ایک مثبت کردار ادا کرنے کیلئے اپنے عزم کا اظہار کیا ہے یہ بہت ہی قابل تقلید نمونہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ورجینیا میں مسجد مسرور کا افتتاح ہوا۔ یہاں ایک دوست کوری سٹورٹ جو کہ یو.ایس سینٹ کے ریپبلکن امیدوار ہیں وہ کہتے ہیں کہ جو میں نے خطاب سنا یہ دلکش اور حکمت سے پُر تھا امریکہ کو اور ساری دنیا کو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام غور سے سننا چاہئے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔

ایک مہمان ایلکس کیسے کہتے ہیں کہ آپکا پیغام بہت متاثر کن تھا۔ ایک ایک لفظ میری روح تک اثر کر رہا تھا۔

ایک خاتون لورین صاحبہ نے کہا کہ مجھے بہت خوشی ہے کہ مجھے بھی یہاں مدعو کیا گیا مجھے یہاں آ کر احمدیہ مسلم جماعت کے بارے میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملا۔ مسجد اس علاقے میں ایک خوبصورت اضافہ ہے اس سے مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے یہ پرامن جگہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ گوئٹے مالا میں ہیومینٹی فرسٹ کا ہسپتال کھولا گیا ہے، اس کا افتتاح بھی تھا۔ ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت ہمارے ملک میں ہسپتال کھول رہی ہے اور کمیونٹیز کے اندر ایک محبت اور یگانگت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

رابرٹ کینو صاحب وائس منسٹر آف ایجوکیشن پیراگوئے نے کہا کہ میں حیران ہوں کہ ایک ایسی جماعت ہے جس کے افراد نے باہم مل کر اس کو تکمیل تک پہنچایا ہے یہ سب کچھ ضرورت مندوں کی مدد کیلئے اور انسانوں سے پیار کا عملی اظہار ہے۔

گوئٹے مالا کے ایک صحافی نے کہا کہ مجھے جس چیز نے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ یہ ہے کہ مذہب میں جبر نہیں ہے اور یہی پیغام امام جماعت نے ہمیں دیا نیز یہ بھی کہ ہم سب برابر کے حقوق رکھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: گوئٹے مالا میں ریویو آف ریلیجنز کے سپینش شمارے کا بھی اجرا کیا گیا۔ جب سپین کی طرف ہماری توجہ پیدا ہوئی تو گوئٹے مالا کے ایک مخلص احمدی ڈیوڈ صاحب کہنے لگے کہ آپ کی توجہ سپین کی طرف تو ہے کہ اسلام وہاں پھیلانا ہے، جسکی آبادی صرف چالیس ملین ہے جبکہ ہمارے ملکوں کی آبادی چار سو ملین ہے جو سپینش بولتی ہے۔ اسکے بعد سے باقاعدہ پھر وہاں بھی مشنوں کی طرف توجہ ہوئی اور جامعہ کے طلباء کو بھیجنا شروع کیا گیا اب اللہ کے فضل سے وہاں جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: گوئٹے مالا میں مختلف ہمسایہ ملکوں کے احمدی بھی شامل ہوئے تھے۔ ان کے بھی بڑے جذباتی تاثرات ہیں جو پہلی دفعہ خلیفہ وقت کو ملے ہیں اور خلافت سے محبت ان کی آنکھوں سے اور ان کے دلوں سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔

ایک نومبائع خاتون لائرہ مالدے صاحبہ کہتی ہیں کہ میں روحانی اور جذباتی طور پر بہت اطمینان اور امن محسوس کر رہی ہوں۔ سب سے بڑھ کر خلیفہ وقت کے پیچھے نمازیں ادا کر کے میرا ایمان اللہ تعالیٰ اور احمدیت پر اور بھی پختہ ہو گیا۔ میری خواہش ہے کہ میں اس راستے پر قائم رہوں اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

ایک نومبائع ایوان فرانسسکو صاحب کہتے ہیں کہ بیعت کی تقریب میں ایک ایسا لمحہ تھا جو لفظوں میں نہیں بیان کیا جا سکتا۔ اس لمحے مجھے جسمانی طور پر ایسا محسوس ہوا جیسے میرا سارا جسم گرم ہو گیا ہے اور میرے پسینے چھوٹنے لگے اور ایسا لگا جیسے ایک کرنٹ میرے جسم میں سے دوڑ رہا ہے اور جاتے جاتے اپنے ساتھ میرے تمام گناہ بھی لے گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں خلافت عطا کی ہے۔

امریکہ سے آئی ہوئی ایک احمدی خاتون نے کہا کہ اس سفر کا سب سے بہترین حصہ خلیفہ وقت کے ساتھ ملاقات تھی۔ ایک ایسا تجربہ تھا جو ناقابل بیان ہے۔

ایکواڈور کے ایک نومبائع احمدی کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کی موجودگی میں مجھے ایک نادر خزانہ عطا ہوا اور روحانیت، امن، خوشی اور مسرت کے جذبات میرے اندر سما گئے مجھے بہت سکون حاصل ہوا۔ بیعت کے دوران جب آپ نے اپنا دست مبارک میرے ہاتھ پر رکھا تو یہ ایک ایسی سعادت تھی جو مجھے اس سے پہلے کبھی نصیب نہیں ہوئی تھی۔

پھر گوئٹے مالا کے ایک صاحب ڈومینٹی اول نے بڑے جذباتی انداز میں مجھے کہا کہ ہمارے علاقے میں غریب لوگ ہیں بہت دور دراز علاقہ ہے اور سڑکیں وغیرہ بھی نہیں ہیں دعا کریں کہ میری قوم کے لوگ بھی احمدی مسلمان ہوں اور جو اللہ تعالیٰ کا فضل مجھے حاصل ہوا ہے وہ میری قوم میں بھی پہنچے۔

میکسیکو کے ایک نومبائع فیوض خصوص صاحب کہتے ہیں کہ جماعت سے تعلق بنانا ایک بہت بڑا انعام ہے میری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں سنیں میں اندھیرے میں تھا اللہ تعالیٰ مجھے اور میری فیملی کو روشنی کی طرف لے کر آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسی طرح اور بہت ساری خواتین و افراد ہیں جو مختلف ملکوں سے آئے ہوئے تھے اور بڑا اخلاص و وفا کا ان سب کا اظہار تھا اللہ تعالیٰ سب کے اخلاص و وفا میں اضافہ کرتا چلا جائے اور انہیں حقیقی احمدی بنائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ساوادوگو اسماعیل صاحب آف بورکینا فاسو کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad